إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ

دیویون کے مہذبانے وعظ

عرف

مُباحثہ سکندرآباد

جو کہ بتاریخ ۳ و ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء بمقام آریہ سماج
سکندرآباد ضلع بلند شہر دربارہ تہذیب و تدنسو بوی البورحمت
صاحب اور پنڈت مراری لال صاحب وغیرہ
آریون سے ہوا

مطبع فیض عام پریس میرٹھ

مصنف کی کتابین قابل ملاحظہ ہر خاص و عام

تہذیب المکذبین - منشی لیکھرام کی تکذیب براہین احمدیہ کا جواب حصہ اول - - - - - - ۴ر

وید و قرآن کا مقابلہ - تکذیب براہین اور خبط کرویدیون کا قرآن شریف کی چند آیتون سے مقابلہ - ۸ر

ردخطرات - آریون کی راہ نجات کا جواب - آمین نماز روزہ حج زکوٰۃ - کو عقلی و نقلی دلائل سے نجات کا ذریعہ ہونا اور سندھیا گایتری کے جپنے غیرہ آریون کی عبادتون کا وید سے بے سود و بے ثبوت ہونا ثابت کیا گیا ہے - - - - - - - - - - - - - - ۴ر

وید کی حقیقت - وید کے چند منتر مع ترجمہ بطور نمونہ تعلیم دیدہ ناظرین کیے گئے ہین جنکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے - ۱ر

قرآن کی حقیقت کا جواب - سورہ بقر کی چند آیتون پر جو سوامی دیانند جی آریہ نے اعتراض کیے تھے انکا جواب - ۱ر

لکچر نمبر ۱ و ۲ - اس باب مین کہ ویدون مین توحید و تہذیب نہین ہے ۰ر

مباحثہ کسیر - اس باب مین کہ وید کلام الٰہی ہے یا قرآن ۰ر

روزہ خورونکا رسالہ - جو لوگ روزہ نہین رکھتے انکو نظم مین ہدایت کیگئی ہے ۰ر

بے نمازون کا رسالہ - چند مضامین قرآن و حدیث سے انتخاب کر کے نظم مین بے نمازونکو نصیحت کیگئی ہے ۰ر

بخیلونکا رسالہ - پہلی حالت قوم و درمیان مین بے ثباتی دنیا - پھر بخل کی مذمت اور بخیلون کا بیان ہے ۰ر

اظہار الحق المبین - جواب رسالہ اہانت المومنین فحش اور غلط باتون کے علاوہ بنہایت تہذیب کے ساتھ تمام اعتراضون کے جواب دیئے گئے ہین بنہایت خوشخط ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے ۱ر

قرآن مجید کی تعلیم کا قاعدہ - ہر تختی پر نمبر لگا کر اسکا طریقہ تعلیم لکھا گیا ہے - مؤلف کا دعوی ہے کہ اگر حسب شرائط یہ قاعدہ پڑھا جائے تو پانچ ماہ مین قرآن مجید ناظرہ ختم ہو سکتا ہے عمدہ خوشخط چھٹی مرتبہ طبع ہوا ہے - ۰ر

صلوٰۃ اور سندھیا کی کتاب - نماز اور سندھیا کا موازنہ و مقابلہ ۱ر

ہدایت نامہ جواب فتح نامہ جی - آر - بھیا بھائی و منشی لیکھرام جی آریہ و پنڈت کرپارام غیرہ کے اعتراضون کا جواب ۱ر

یہ سب کتابین تو دستیاب ہین مہتمم رسالہ نور علی نور مولوی نور محمد صاحب سے اور شہر شیر شہر اب دروازہ جناب منشی نذیر حسین صاحب کاپی نویس سے مل سکتی ہین - طالب فرمایئے

اشتہار واجب الاظہار

بعد حمد و ثنائے خالقِ ارواح و ذرات اجسام و صلوٰۃ و سلام حضرت سید نا خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم واضح رائے
ارباب دانش و بینش ہو کہ جن کتابوں پر ہمارا مدار استدلال ہی وہ قرآن شریف کے علاوہ چھ ہین انمین سے بدرجہ اول
اصح کتاب جامع بخاری ہے اس سے اُتر کر مسلم ہے اصطلاح اسلام مین ان دونون کو صحیحین کہتے ہین وجہ یہ
کہ انمین باتفاق جمیع علمائے اہل السنت والجماعت تمام حدیثین صحیح و اصح ہین انکے بعد ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی
ابن ماجہ یا موطا چار سنن ہین اور یہ سب ملکر صحاح ستہ کہلاتے ہین۔ صحیحین کی روایت بلا تامل مقبول و مسلم ہے
اور کتب سنن و ملتزم الصحاح مثل صحیح ابن حبان و مستدرک وغیرہ کی وہ روایت قابل احتجاج ہوتی ہے جو کہ
بشرط صحیح مروی ہو یعنی بخاری اور مسلم کی یا فقط بخاری یا مسلم کی شرط پر ہو اور صحیح کے خلاف نہو کیونکہ انمین
حسان ضعاف وغیرہ سب قسم کی روایتین موجود ہین پس جو روایت شرائط مذکورہ کے موافق نہو یا صحیح کے
خلاف ہو وہ ہرگز قابل حجت نہین ہوتی وقت اختلاف باہمی بحکم آیۂ شریفہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
ہم لوگ قال اللہ و قال الرسول کو اپنا حکم گردانتے ہین یعنی جو قرآن و حدیث سے ثابت ہوتا ہی اسپر عمل واجب جانتے
ہین۔ قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر وہ مانی جاتی ہی کہ جو کتب اصول کے مطابق اور سلف صالحین سے مروی ہو مثلاً اگر کوئی
مفسر یون کہدے کہ حضرت عمر نے ایسا کہا تو یہ ہمارے واسطے حجت نہین ہو سکتا جبتک کہ وہ سند حضرت عمر تک نہ پہنچائے
غرضیکہ بے سند روایت اور ہر کس کی تفسیر اور ترجمہ ہمارے مذہب مین مقبول نہین پس جو کچھ سلف صالحین سے بسند صحیح مروی
ہے یا آیت کا ترجمہ دوسری آیت کرے یا حسب محاورہ فصحاء عرب ہو کہ جنکے روزمرہ کیموافق کلام نازل ہوا نور ہدایت
ہے۔ اسلیے ہر فرقے کے جملے پنڈتون اور واعظون کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع کیا جاتا ہی کہ قبل از تحریر جواب کتب اصول
مذکرہ بالا کو کسی سے بمقابلہ پڑھ لین اور جواب لکھنے کیوقت ترجمہ قرآنی سلف صالحین سے نقل کرین اور کتب کورہ
بالا سے حسب شرائط مرقومۃ الصدر جو طبع چاہی لکھین اور منشی لیکھرام جسکے خط کیطرح فرضی کتابون اور جھوٹی افترا سے
سے مقدس اسلام و قرآن مجید کو متہم نکرین کیونکہ انمین بجز فساد بڑھانے اور اشتعال طبع دلانیکے کوئی نتیجہ متصور نہین
منشی صاحب کورنے تکذیب براہین احمدیہ غیرہ مین یہ شیوہ اختیار کیا ہی کہ مسلمات اسلامیہ و کتب معتبرہ کی خلاف
گرمی بڑی کتابون سے جو چاہا لکھ مارا چنانچہ خبط کی صفحہ ۳۱۳ مین آپنے خبط جلی لکھا ہی بہشت کی بابت علمائے اسلام
وغیرہ کی رائے جس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنجناب علمائے اسلام سے کچھ بہشت کی بابت نقل کرتے مگر اپنی بے ہمگی
و بے استعدادی کے سبب سمجھ نہین کر سکے اور بجائے اسکے حافظ عرفی۔ جلالی۔ حاکی۔ کبیر جی۔ گرونانک صاحب کا

ایک ایک شعر لکھدیا ہے جس سے آپکے آپ تو یہہ جانتے ہونگے کہ بڑے بڑے فضلائے اسلام کی یہہ رائے ہے۔ حالانکہ وہ چند شعراء کے شعر ہین اور اون کتابون سے منقول کہ جو دینیات مین محسوب ہی نہین۔ اور نہ مولف براہین احمدیہ ہی اُنکو مانتا ہے جسکو ملزم گردانا منشی جی کا اصلی مدعا ہے۔

اب یہ سے مطلع کردینے پر بھی اگر کوئی شخص اپنی باطنی شرارت اور جبلی عادت سے باز نہ آئے اور کتب مرقومہ بالا کی علاوہ دوسری کتابون سے الزام دے یا شرائط مذکورہ کے علاوہ کسی بے سند روایت پر جسکی کہ یا قرآن شریف کا وہ ترجمہ کہ جو سلف صالحین سے مروی نہین معرض اعتراض مین لاکر مضحکہ قرآن اڑائے تو اسکا وہ الزام اور قہقہہ اسلام پر نہین اُسکی ذات پر ہے اور اسکا جواب دینا بھی ہمارے ذمہ نہین بلکہ یہہ خیال کیا جائیگا کہ اُسنے اہل اسلام کے محض دل دُکھانیکی نیت سے قرآن پاک اور سچے مذہب اسلام پر بیجا اور مجرمانہ حملہ کیا اور جان بوجھکر ناجایز فعل کا مرتکب ہوا اور خلاف قانون برتاؤ برتا جسکی چارہ جوئی پھر کسی دوسری طرز پر کیجائیگی ہان البتہ یہہ ضروری ہے کہ جسطرح ہمنے اپنی مسلمہ کتابون سے ہر ایک شخص کو بذریعہ اشتہار بذا مطلع کردیا ہے اسیطرح وہ بھی بذریعہ تحریر ہمین اطلاع دین در عام طور پر شایع کردین کہ دیانندی بھاش دلصانیف کے علاوہ ہماری مقبولہ و مسلمہ پوتھیان فلان فلان ہین تاکہ آئندہ حسب دلخواہ اُن سے استدلال کیا جائے۔

چونکہ اتھروید اور سام وید کے مضامین پر ابتک تالہ لگا ہوا ہے شاید مہاپرلے کی تیرامی تک بھی نہ کھلے اسواسطے آریہ بھائی اس سے استدلال کے مجاز نہین ہوسکتے البتہ جب ہوسکتے ہین کہ اُسکا بھی متفق ہوکر ایک ترجمہ شایع کرین اور آخر لیتھو لاہور۔ امیر۔ میرٹھ۔ فیروزپور وغیرہ کی سماجون کے اعلیٰ اعلیٰ اور بااثر ممبر بھی اوپر دستخط کردین کہ فی الواقعہ یہ ترجمہ صحیح اور قابل تسلیم ہے اور واقعی پوتھیان مذکورہ مسلمہ و مقبولہ ہین اپنے سوا ہر کوئی بجائے اور اپنے علاوہ دوسری پوتھیون سے آریہ دھرم پر الزام نہ دے ان شاء اللہ الغیر تاریخ اطلاع سے انکے ارشاد کی تعمیل پوری پوری کیجائیگی۔ کیونکہ ہمین کوئی کارروائی منظور نہین احقاق حق و ابطال باطل ملحوظ خاطر ہے اور یہہ بھی واضح ہو کہ ابتک پنڈت دیانند جی اور منشی صاحب یا صوف نے جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے یہہ سب ہمارے اصول مذکورہ کے خلاف ہے اسیواسطے معیار تحقیق پر کاش اور ضبط اور تکذیب مین انہون نے کسی مضمون پر کتب مذکورہ کا حوالہ نہین دیا اور فرضی دو دو انوکھے ترجمون اور مولنا مادن سے جو نہین آیا لکھدیا ہے جس سے ہمارے ذمہ کوئی الزام عاید نہین اگر اسمین کسی آریہ کو شبہہ ہو تو پھر ہمسے تحقیقات کرکے دکھاوے واقعی کارروائی نکلی تو ہم سے اسکا جواب لین اگر غلط نکلی تو پھر حق قبول کرنے مین عذر فضول سمجھا جائے گا۔

وما علینا الا البلاغ المرقوم یکم جنوری ۱۸۹۵ء المشتہر ابو حمت حسن نریہ ٹھ شہر اب دروازہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

امابعد۔ ناظرین باتمکین پر واضح ہو کہ دنیا کا انتظام آدمیون کے اعمال پر موقوف ہے اور آدمیون کے اعمال تین قسم کے ہین۔ **اول**۔ اصول اربعہ۔ (۱) زراعت جسپر کھانا پینا موقوف ہے (۲) پارچہ بافی جسپر تن بدن کا ڈھکنا منحصر ہے (۳) معماری سکونت کیواسطے (۴) آہنگری جو باہمی میل جول و اجتماع و معاونت کیلئے ضروری ہے۔ **دویم**۔ وہ اعمال جو اصول اربعہ کے خادم اور مہیا کرنیوالے ہین مثلاً آہنگری درودگری کہ زراعت کی خادم ہے اور دوسری صنعتون کے آلات وغیرہ بھی اس سے بنتے ہین اور روئی نکالنا دھننا کاتنا وغیرہ پارچہ بافی کے معاون۔ **سویم**۔ وہ اعمال جو اصول اربعہ کو پورا کرتے اور زینت بخشتے ہین۔ مثلاً پیسنا پکانا زراعت کیلئے اور سینا پرونا دھونا وغیرہ پارچہ بافی کیواسطے ہے۔ جیسا کہ آدمی کے اجزا کو تمام وجود کے قیام کیلئے ایک دوسرے سے علاقہ ہے ویسا ہی ان تینون اعمال کو عالم کے قیام سے علاقہ ہے یعنی آدمی کے اجزا بھی تین ہی طرح کے ہین (۱) اصول دل دماغ۔ جگر۔ (۲) انکے خادم رگ پٹھے معدہ وغیرہ (۳) اجزائے زینت بال ابرو ناخن وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ ناظم عالم نے ظاہری امور و انتظام کے لحاظ سے اپنے کلام بلاغت نظام قرآن مجید و فرقان حمید کو بھی تین ہی طرح پر نازل فرمایا ہے۔ **اول**۔ آیات توحید جنسے خدا تعالےٰ کی ہستی و احدانیت اور اُسکی ذات کی تنزیہ و تقدیس و صفات کاملہ سے متصف ہونا ثابت ہے تاکہ لوگ اسپر غور کرکے یقیناً جان لین کہ درحقیقت اس کارخانہ کا منتظم و مالک و مدبر خداوند قادر مطلق ہے ہماری زراعت و حرفت و صنعت اُسکی قدرت کاملہ کے روبرو ہیچ

اور زمین و آسمان وغیرہ مخلوق کا کل نقشہ اُسکی قلم قدرت کا ایک نقطہ ہے اُسنے جو کچھ کیا ہوگیا اور جو کرتا ہے ہوتا ہے اور جو کریگا ہوگا - کوئی شے ہمارے اعمال کے نتیجہ سے پیدا نہیں ہوئی سب اُسی کی پیدا کی ہوئی ہین اور کچھ بھی قبضۂ قدرت سے باہر نہین - دوسری آیات بینات امر و نہی جنسے امور سیاست و تمدن و طرز معاشرت وغیرہ کی اصلاح اور اخلاق کی درستی ہوتی ہے تاکہ لوگ انانیت عجب و تکبر چھوڑدین کسی پر ظلم و زیادتی وغیرہ بداخلاقی نکرین بلکہ باہم مانوس و مالوف رہین اور ایک دوسرے کو مدد دین - تیسری - آیات وعدہ و عید جنسے اعمال کے نتائج اور نیکی بدی کا پھل معلوم ہوتا ہے - تاکہ لوگ اپنی ذات و اعمال کی خود بخود اصلاح کرین چونکہ تمثیلی طور پر انسان جلد سمجھ لیتا ہے اور واقعات زیادہ تر موثر ہوتے ہین - اسواسطے آیات مثل و اخبار نازل فرماکر ان تینون طرح کی آیات کی تائید کی تاکہ لوگ بخوبی سمجھ لین اور اتمام حجت ہو -

یہ بھی واضح ہو کہ اصول اربعہ مذکورہ بالا مین سے سیاست افضل ہے جس پر باہم مانوس رہنے اور عمدہ طور پر اوقات بسر کرنیکا مدار ہے اسلئے سیاست والے شخص مین ایسے عمدہ کمالات ہونے چاہئین جو دوسری صنعتون مین درکار نہین اور انہین کمالات کے سبب سیاست والا شخص اہل صنعت و حرفت وغیرہ سے خدمت لیتا اور سب کو اپنا تابع جانتا ہے -

سیاست کے چار مرتبے ہین - اوّل نبوت جس کی بدولت ہر خاص و عام پر ظاہر و باطن اور ہر حال مین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے - دویم - حکومت جسکے باعث ملوک و سلاطین کا ہر خاص و عام کے ظاہر پر حکم ہوتا ہے - سویم علم جسکے باعث علما وارث انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام قرار دئے گئے ہین چنانچہ اُنکا حکم خاص لوگون کے باطن پر ہے عوام کی فہمید کو اتنا رتبہ حاصل نہین کہ انسے مستفید ہو اور نہ علما کو اتنی طاقت کہ لوگون کے ظاہر پر تصرف کرین - چہارم - وعظ و پند جسکی بدولت واعظ صاحب سیاست ہوتے ہین - اُن کا حکم عموماً لوگون کے دلون پر مسلط ہوتا ہے -

پھر سیاست نبوت کے بعد سیاست علم اشرف و اعلیٰ ہے کہ لوگون کو بدعادتون اور بری خصلتون سے روکنے اور عمدہ اخلاق کی راہ پر لانیسے بڑھکر کوئی سیاست و حکومت نہین اسی طرح تمام علوم

مین افضل و اعلیٰ و اولیٰ و جامع فرقان حمید قرآن مجید کلام الٰہی ہے جسکی نور ہدایت سے عرب جیسا
سخت و سیاہ دل ملک عرصہ دس سال مین آفتاب عالمتاب کی طرح تابان و درخشان ہوگیا اور پہلی
صدی مین ہی اُسکی نورانی شعاعون کے جلوہ سے ہفت اقلیم سے جہل و سفاہت کی تاریکی کا
نشان مٹ گیا جسکے فقرہ فقرہ سے تہذیب و اخلاق کی درستی ٹپکتی ہے اور ایک شوشہ بھی رشد
و ہدایت و حکمت سے خالی نہین۔

البتہ یہ امر ضرور بحث طلب ہے کہ وہ کونسی صفت خاص ہے جسکے لحاظ سے قرآن شریف باوجود مثل
اور جن و انس وغیرہ مخلوقات اُسکی نظیر لانیسے عاجز۔ اور ویدباوجود اسقدر ضخیم و عظیم اور بہت
بڑا معمر اور پُرانا ہونیکے بھی قرآن شریف کے ہم پلہ نہین اسکا فیصلہ یون ہوسکتا ہے کہ اول تو بزرگی
بہ عقل است نہ بسال، زیادہ معمر اور پُرانا ہونا دلیل بزرگی نہین۔ بزرگی کا دار و مدار ذاتی خوبیون
اور صفات کاملہ پر ہے نہ حجم و ضخامت پر مثل مشہور ہے۔ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر ؎

فر بہی چیزے دگر آماس چیزے دیگر است + اور یہ ظاہر ہے کہ جب دو چیزین باہم مقابل
رکھی جائین یا کسی بات مین شریک ہون اور ایک مین کوئی بات زیادہ ہو تو اُسکو کہینگے کہ دوسری
سے افضل و زیادہ ہے لیکن یہ فضل و زیادتی اُس چیز کے کمال مین ہونی چاہیے مثلاً گھوڑا جو
گدھے سے افضل ہے تو باربرداری مین نہین بلکہ شان و شوکت تگ و دو خوبصورتی وغیرہ
مین ہے۔ اب کسی گدھے کو بہت سا زیور پہنا دین تو یہ ہرگز نہ کہینگے کہ وہ گدھا گھوڑے سے افضل
ہے کیونکہ وہ زیور کی آراستگی ظاہری فضل ہے باطنی نہین اور یہان غرض باطنی صفات سے ہے۔

اول تو قرآن شریف بالنسبت غیر بالذات و مطلق فضیلت رکھتا ہے کہ کلام الٰہی ہونیکی وجہ سے
وہ خدا تعالیٰ کی صفت کمال ہے جو دوسرے کے کلام مین ہو نہین سکتی اسیواسطے معاندان عرب
باوجود دعوی خدائی زبین ادب کے قرآن شریف کی نظیر اور ایسی صفت کا کلام لانیسے عاجز آئے
باوجودیکہ ان سے تحدی و مقابلہ کیا گیا اور بار بار کہا گیا کہ اسکی مثل بنا لاؤ۔ **دوسرے** اگر جزوی
طور پر غور کیا جائے تو بھی قرآن شریف کی کسی صفت خاص کے ہم پلہ کوئی کتاب نہین ہوسکتی
کیونکہ اسکے جملہ صفات ایسے اعلےٰ درجات اور کمالات پر واقع ہوئے ہین کہ طاقت جنی و بشری
وغیرہ مخلوق کو وہان تک دسترس نہین اور جس صفت مین کوئی غور کرے اسی کو اعجاز و بینظیری

کی وجہ قرار دے سکتا ہے۔

علمائے علم کلام و تفسیر مین قرآن شریف کو مختلف صفات کاملہ مین بے نظیر جانکر اپنے اپنے مذاق پر ہر صفت کو خصوصیت کے ساتھ اُسکے بے مثل ہونیکا باعث قرار دیا ہے۔

(۱) اکثر نے کہا کہ قرآن مجید اپنی پُر اثر تاثیر مین بے نظیر ہے کہ عرب خصوصاً قریش و اہل مکہ پر کسی آسمانی و روحانی کلام یا فلسفی تعلیم کا معتدبہ اثر کبھی نہین پڑا اور کسی کتاب نے اپنی نمایان تاثیر سے اُنکو متاثر کبھی نہین کیا چنانچہ صحیفۂ عبرمیا نبی اسپر شاہد ہے مگر قرآن شریف نے اول عرب کے تمام قبائل و اقوام پر پھر کافۂ انام پر وہ قابل قدر اثر دکھایا جسکی نظیر کتب تواریخ و صفحۂ عالم پر نظر نہین آتی۔ ذرا ہندو آریون کے اُستاد زندوستا والے ہی نگاہ اُٹھاکر دیکھین اُنکے عین الشمس (آتشکدہ) کی کرنین کہانتک پہنچین یا یہود ہی بتائین کہ غیر قومون نے خرمن تورات سے کتنا فائدہ اُٹھایا۔ عیسائی صاحبان زیادہ نہین تو وہ انجیل ہی دکھادین جو بزبان مسیح نازل ہوئی تھی اور موجودہ انجیلین مسیح پر نازل شدہ نہین ہوسکتین کیونکہ انمین مسیح کے فوت ہونے اور اُنکے کفن دفن وغیرہ کے حالات درج ہین اور نیز وہ واقعات بھی مرقوم ہین جو مسیح کے بعد وقوع مین آئے تھے یا ویدوالے ہی غیر ممالک مین اسکا نشان دین کہ ویدون نے کہان کہان اور کیا کیا اپنا اثر ڈالا کیونکہ چیز کے پورا اثر ڈالنے اور عمدہ تاثیر کر جانیکا اندازہ ہمیشہ تاثیر حاصل کرنیوالی چیز کے سنٹر اور مرکز پر نظر کرنے سے ثابت ہوا کرتا ہے اسلئے کہ جب موثر کا اثر متاثرہ کے مرکز پر پہنچگیا تو جانو کہ موثر نے اپنی پوری پوری قوت دکھادی بس قرآنی تاثیر جانچنے کے وقت دیکھو یروشلم آتشکدہ آذر۔ ویدوالون کی ویدی (ہون کنڈ) وغیرہ بتاؤ قرآنی تاثیر سے کوئی بچا اور سوائے قرآن کے کسنے عرب کے سنٹر یا مرکز پر اپنا اثر قائم کیا۔

(۲) اکثر نے کہا قرآن شریف اپنی بے نظیر ہدایت مین بے مثل ہے کیونکہ الہیات سیاست تمدن معاشرت اخلاق ملت کے ضوابط حکم نافعہ کے اصول وغیرہ قرآن شریف مین اسقدر موجود ہین جنکے بعد ہمین کسی الہامی و آسمانی کتاب یا روحانی تعلیم یا قومی دستور العمل یا قانون کی ضرورت نہین چنانچہ خود قرآن کا بیان ہے هُدًى وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ۔

(۳) کسی نے کہا کہ قرآن شریف اپنی اخبارات و دعاوی مین بے مثل ہے جیسے اُسنے یہ خبر دی کہ اپنے لانے والے کے حق مین کہا وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ

المبطلون (عنکبوت) ترجمہ اور تو پڑھتا نہ تھا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تھا اپنے داہنے ہاتھ سے (اگر ایسا ہوتا) تو البتہ شبہ کھاتے یہ جھوٹے لوگ" مگر کوئی شخص سرور دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر یہ طعنہ نہین دیسکتا کہ آپنے فلان شخص سے سیکھا یا مینے آنجناب کو سکھایا یا فلان اہل علم کے جلسے مین بیٹھے دیکھا ہے۔

(۴) بہتون نے کہا کہ اخبار آئندہ کے بیان کرنیکے لحاظ سے قرآن شریف بے نظیر ہے کہ جن باتون کی نسبت اُسنے خبر دی تھی اُنکا ظہور وقتاً فوقتاً ہوتا رہا اور ہوتا رہتا ہے چنانچہ فتح مکہ کی خبر احزاب کا فرار آپ کی کامیابی دین اسلام کا قیامت تک رہنا حرمین شریفین پر مخالفان اسلام کا ابد الاسلط نہونا کلام مجید کی ایک آیت بڑی یا چھوٹی سی سورہ کی مثل لانیسے مخلوقات کا عاجز رہنا وغیرہ۔

(۵) بہتیرون نے کہا کہ روحانی تعلیم کے اعتبار سے قرآن شریف تمام آسمانی و روحانی کتابون کا جامع ہے چنانچہ اُسنے خود بھی اُسکی خبر دی کہ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (المائدہ) ترجمہ اور ہمنے اُتاری تجھپر کتاب برحق اُس چیز کی مصدق کہ روبرو اسکے ہے کتاب سے اور سب پر شامل" اور دوسرے مقام مین ہے۔ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ" ترجمہ قرآن شریف مین لکھی ہین ہمیشہ رہنے والی باتین۔

(۶) کسی نے کہا کہ قرآن شریف معارضے اور مخالفون کو جواب دینے مین بے نظیر ہے عرب کے دل اسکے معارضہ سے ہار گئے تھے چنانچہ جو شخص معارضہ کیلئے آتا سنتے ہی ایمان لاتا جسکے باعث اسکو مشرکان عرب سحر سے تعبیر کرنے لگے اور کہا اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ کہ کیا تم آنکھون دیکھتے جادو مین پڑتے ہو۔

(۷) اکثر نے کہا قرآن شریف فصاحت و بلاغت مین بے نظیر ہے اور وقت کے لحاظ سے جہانتک خیال کیا جاتا ہے یہی وجہ زیادہ تر قوی اور مستحکم معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ دعوی مکہ معظمہ مین نزول قرآن کے شروع شروع پیش کیا گیا تھا اور جبتک قرآن شریف کی بے نظیر تاثیرات ہدایات و اخبارات و معارضات کا ظہور پورا پورا اور کامل طور پر نہین ہو چکا تھا۔ چنانچہ سورہ اسرا کی اس آیت سے ہویدا ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ترجمہ اے مخاطب کہدے ان لوگون سے کہ اگر آدمی اور جن جمع ہون اسپر کہ لاوین اس قرآن کی مثل تو ہرگز نہین لا سکینگے اگرچہ بعض ہون بعض کے مددگار۔

چونکہ قدرتی اشیا مصنوعی اور مصنوعی قدرتی نہین ہوسکتین جیساکہ قدرتی اور مصنوعی برف مین فرق ہوتا ہے اسی طرح انمین بھی فرق ہوتا ہے اور ہمین ایک ایسی قوت ممیزہ عطا کیگئی ہے جس سے ہم سورج کی دھوپ اور آگ کی گرمی اور پانی اور برف کی خنکی مین فرق معلوم کر لیتے ہین اُسی قوت کے زور سے ہر ذیشعور انسان خدا کے اور بندے کے کلام مین فرق کر سکتا ہے بشرطیکہ نور بصیرت رکھتا ہو اگر یہ نہین تو کچھ بھی نہین کر سکتا۔

جسطرح بصارت کی کمی کے سبب کُبڈے کو کم سوجھتا اور احول کو ایک کے دو نظر آتے ہین اسی طرح بصیرت کی کمی یا کمی کے سبب بھی بے نصیب لوگون کو قرآن شریف کے اندرونی معاملات کم سوجھتے یا ٹیڑھے نظر آتے ہین۔ یا جسطرح صاف و سفید عینک سے چشمہ آفتاب وغیرہ سفید چیزین سفید نظر آتی ہین اور مکدر سے مکدر۔ اسی طرح اہل حق جو نور بصیرت رکھتے ہین قرآن مجید کو مجلے و مصفے بروشن و تابان پاتے ہین۔ اور جو لوگ تعصب کا چشمہ لگاکر اسپر نگاہ ڈالتے ہین اُنہین یہ مکدر ہی نظر آتا ہے درحقیقت نور قرآن مکدر نہین ؎

ز آبگینہ زرد چون سازی نقاب	زرد بینی جملہ نور آفتاب
بشکن آن شیشہ کبود و زرد را	تا شناسی گرد راہ و مرد را

جو کور باطن مضامین قرآنی کی تہ تک نہین پہنچ سکتے اور بہالت ضلالت کے گڈھے مین خواہ مخواہ گر گر پڑتے ہین اُنکی نظیر ایسی ہے کہ جیسے کوئی اندھا کسی مکان مین داخل ہو اور اندھے پن سے برتنون پر گر پڑے اور کہے کہ یہ برتن رستے سے الگ کیون نہین رکھے گئے۔ اور دیکھنے والے کہین کہ برتن تو سب رستے سے الگ باترتیب رکھے ہین تم ہی خلل نظر کے سبب اُنپر جا پڑے یعنی کور باطنی کے سبب اُنہین کچھ نہین سوجھتا اور ٹھوکرین کھاتے مسلمانون پر غراتے ہین۔

سچ پوچھو تو پٹ اندھے پن سے کور باطنی زیادہ نقصان رسان ہے بالخصوص ان لوگون کو جنکی بصیرت جاتی رہی ہے اور اندھے گھوڑے (بے لگام) پر سوار ہین اُسکے ٹھوکر کھانے اور اپنے

گرنے کی پرواہ بالکل نہین کرتے حالانکہ یہ کام اُنکی ہلاکت کا باعث ہے۔

الحاصل جسطرح سواری کیلئے عمدہ گھوڑا ہاتھ پاؤن سے درست کم کا مضبوط لٹھ و قدم کا تیز درکار ہے تاکہ مترلِ مقصود پر بخیریت پہنچا دے اسی طرح محقق کے واسطے عقل و مرکب عقل کا ٹھیک ٹھیک یعنے علم اور ہوش حواس کی درستی واجب و لابدی ہے تاکہ معارف و حقائق اشیا کی کنہ تک رسائی ہو اور کام جان پر آئے۔

قرآن شریف کی بابت مخالفان اسلام نے آجتک جو کچھ لکھا پڑھا ہے اُس سے بالتصریح واضح ہے کہ اُنہون نے علم و عقل سے کام نہین لیا محض کورانہ کارروائی کی اور کفار قدیم کی راہ لی ہے اور اتنا بھی کسی نے نہین سوچا کہ قرآن کریم بزعم کفار قدیم اگر قریشی مرد حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا تھا تو آخر وہ بھی قریشی ہی تھے اپنون بیگانون جنّون بھوتون دیوی دیوتاؤن مین سے ایک شخص یا سب ملکر قرآن شریف کی ایک بڑی آیت یا چھوٹی سی سورۃ بنا کر پیش کر دیتے یہی پوری ۲۳ برس جسمین کروڑ روپیہ مشن اور سماج کی کارروائیون مین خرچ ہوتے ہین ایک دو بڑی آیتین یا چھوٹی سی سورۃ بناکر مسلمانون کو ملزم ٹھہرا دیتے لیکن تیرہ سو سال گذر چکے اور کوئی بھی ایسا نہین کر سکا حتی کہ فصحا و بلغاے عرب نے بھی اس سے عجز ہی ظاہر کیا باوجودیکہ وہ آپ کو رسول برحق نہین مانتے تھے بلکہ قرآن شریف کا بانی جانتے اور ہر وقت مخالفت و نافرمانی مین کمربستہ مستعد و تیار رہتے تھے اور جناب سرور دین نے اُنکو بہت بڑی لمبی چوڑی مہلت دے رکھی تھی۔

قرآن شریف کی لفظی و معنوی خوبیان قدرے ملاحظہ ہون

(۱) مجاز مرسل
ا استعمال الظرف المظروف — فَجَرَتْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
ب بالعکس — فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ
ج استعمال اللفظ الکل فی الجزء — يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ
د بالعکس — فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
ہ استعمال اللفظ السبب فی المسبب — وَجَعَلَ [illegible] حَتَّى
و بالعکس — يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا

ت استعمل بلفظ فيما يؤت اليه — رَبِّي أَعْصِرُ خَمْرًا

ح ايضا باعتبار ما كان — وَآتُوا الْيَتَامَىٰ

ه تستعمل للمهلة لأجل مضاف — وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا

ى بالكسر — مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَهَارُونَ

وَاتَّخَذُوهُ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِي

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ

يَوْمَ يَأْتِ لَا تُكَلِّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ

فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ

فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ

وَسُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ

٩ هو جمع بين [illegible] — لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

١٠ القلب — خَوَّانَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ

١١ النفس — رَبُّكَ فَكَبِّرْ

١٢ تعلق — فَازْدَدْتُ - فَزَادَتْهُمْ - فَزَادَهُ رَبُّهُ

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ

١٣ [illegible] — وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ

خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

١٤ [illegible] — يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ

١٥ [illegible] — قطع وفواصل آيات

[illegible] — [illegible]

[illegible] — ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ

	ب بمعنے جزء	اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ	
الخیر	ا بمعنے خیل	اِنِّیْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ	ای حب الخیل
	ب بمعنے مال	وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ	ای لحب المال الخیر
	ج بمعنے خبز	رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ	ای من خبز
	د بمعنی خیر	لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ	ای فضل
	ہ بمعنے جنس خیر	فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ	ای من جنس خیر

۱۷ تہذیب یٰبَنِیْ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ (الاعراف) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نازل کر چکے تمہارے لئے پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور زینت اور پرہیزگاری کے کپڑے سو وہی بہتر ہیں۔ فائدہ جاہلیت کے عرب ننگے طواف کرتے تھے خدا تعالیٰ نے عام طور پر یہ تعلیم دی، اور برہنگی کا نام تہذیب کی وجہ سے نہ لیا بلکہ یوں کہا کہ لباس تمہارے عیب ڈھانکتا ہے تم ایسی عمدہ چیز چھوڑ کر برہنہ طواف مت کرو۔

ب فَلَمَّا تَغَشّٰہَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِہٖ (الاعراف) ترجمہ سو جب اُس مرد نے اُس عورت کو ڈھانکا تو اُسکو خفیف سا حمل رہ گیا اور وہ حمل سے چلتی پھرتی رہی فائدہ یہ حکایۃ کسی شخص کا ذکر ہے تہذیب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے ڈھانکنا فرمایا۔

ج وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ہُوَ فِیْ بَیْتِہَا عَنْ نَّفْسِہٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ ہَیْتَ لَکَ (یوسف) ترجمہ۔ اُس عورت نے یوسف کو پھسلایا اپنا جی تھمنے سو کہ وہ جسکے گھر میں تھا اور بند کئے دروازے اور بولی شتابی کر۔ فائدہ حضرت یوسف جسکے گھر رہتے تھے اُس عورت نے اُنکو بند مکان میں گھیر لیا اور جماع کی خواہش کی ہوئی اسمیں شتابی کرنا کہنا یہ جماع سے ہے۔

تمام قرآن شریف کے سلک نظم میں اسی طرح گوہر تہذیب و دربائے معنی متین شد میسلسل پیچیدہ ہیں کوئی صفحہ امثلہ مذکورہ کی رعایت سے خالی نہیں اور جملہ علوم حقہ و فنون مکتسبہ آیت آیت سے موید ہیں پس قرآن شریف کیا ہے ہر صفت کاملہ سے موصوف و خوبیہائے متکاثرہ کا

جامع ہے لیکن جب مقابلے مین ویدون پر نظر ڈالی جاتی ہے تو ان مین کسی جگہ کوئی لفظی یا معنوی خوبی نظر نہین آتی ہان عبارت کا بھدا پن اور ناقص تشبیہات اور سوسیٹی بالنیو الون اور دیہاتی لوگون کی سی تمثیلین بے جوڑ اور خلاف تہذیب خیالات کثرت پائے جاتے ہین جنسے ہر دانشمند یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ اس سلسلہ کی عبارت کی غایت ویدون مین قصداً نہین کی گئی اور نہ فی الواقع وہ کتابین اُس پایہ کی نہین جو اُنکے معتقد بیان کرتے ہین یا انقلاب زمانہ کے سبب فصاحت کے خیالات بدل گئے ہین اسلئے (تہذیب کے رتبہ سے گری ہوئی معلوم ہوتی ہین مشتے از خروارے دیانند جی کا ناگری کیجہ ویدبھاشیہ حصہ اول باب ۸ منتر ۸ و ۱۰ و ۱۷ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ بطور نمونہ تعلیم ویدناظرین ملاحظہ فرمائین کیونکہ وہ اُنکے ہاتھ کا چھپوایا ہوا ہے۔ اور غیر کے تصرف سے بری ہے۔ علاوہ بران لاولدی وغیرہ آفت کے وقت (نیوگ) اور جوان لڑکیون کو شوہر پسندی کی ہدایت ویدون نے بڑے بڑے مبالغون سے بیان کی ہے۔

پھر اسنٹ منسلے کی تعلیم مین ویدون کا بہت بڑا حصہ صرف ہوا ہے منو وغیرہ ویدوں سے بیان کرتے ہین کہ دیوتا کا ایک دن رات انسانون کے سال بھر کا ہوتا ہے یعنی چھ مہینے کی رات اور چھ مہینے کا دن اور بسنت کا موسم دیوتاؤن کے ان کی پوجا پٹنے کا وقت ہے اور پوجا کے وقت ہر قسم کی پوجا مین اپنے اپنے لب لہجے مین سرود خوانی کیا جی کرتے ہین ملوسنکر دل خوش ہوتے اور خدا یاد آتا ہے۔ بنا بر علیہ ہولی مین گانا بجانا محض دلکی امنگ نکالنے اور ادا کرنے کیلئے نہین بلکہ اپنے منو دیوتاؤن کو میٹھے میٹھے گانا بجانا سنا کر بہلانے کا ڈھب بتایا ہے کہ ہمارے دکھ کی رات کٹی اور آنکی بیداری کا وقت آگیا وہ ہمیشہ ہر دکھ سے بچائینگے پھر ایسے مسرت کے زمانے مین جو کچھ رنگ بدلتے اور چوٹ پڑتے کی اور تمام ہولی سرون مین گایا جاتا ہے اس سے ہر ایک انصاف پسند ویدون کی تعلیم اور ویدوالون کی تہذیب اخلاق کا اندازہ کر سکتا ہے۔

نیز ویدک سنسکرت مین दिव् دیو کے معنی کھیل جیتنے کی خواہش جو اسکا اسم فاعل دیوتا بنتا ہے کھیل جیتنے کی خواہش کرنیوالا جواری بھی ہین۔ اور دیو یعنے جوے کے سبب ایک خاص رات کا نام دیوالی یعنے جوئے کی آلی (ظرف) ہے اس رات مین ہر ایک مرد و عورت

وید کا ماننے والا عبادۃً جو اکمیلتا ہے اس رات کی عظمت اُنکے دلون مین ہندؤن کی شوراتری اور مسلمانون کی شب قدر سے ہزار درجہ بڑھکر ہے ہندؤن کے پرانون اور کتب تواریخ مروجہ مدارس سرکاری وغیرہ مین مذکور ہے کہ وید والے جوئے کے بڑے شوقین تھے جواری کی بیوی اور بچون کی حالت جو کچھ ہوتی ہے اسکا بیان رگوید مین بکثرت ملتا ہے اور دیوتا کی ستایش سے کوئی وید منتر خالی نہین ، باینہمہ خوبی و خوش اسلوبی گناہون کی فہرست ویدون نے بالکل نہین دی - پھر مسائل مذکورہ بالا کی اجازت دینا اور گناہونکی فہرست نہ دینا خالی از علت معلوم نہین ہوتا اور یہ بھی سمجھ مین نہین آتا کہ خلاف تہذیب اور بے وقعت مضمون کو لیکے دیوتا اور دیویون نے بنائے اور بیاس جی وغیرہ نے کس غرض سے جمع کرائے اور ویدون کی بنیاد راگ راگنیون پر کیون ڈالی گئی آیا بسنت ہولی وغیرہ مین گانے کو یا کسی خاص مصلحت کیلئے اور دیانندی ان کو کلام الہی کیون مانتے ہین حالانکہ کلام الہی کی سی ایک بات بھی اُن مین نظر نہین آتی -

اول تو وید کمیاب پھر ناتمام کہ حسب اقرار دیانند جی گیارہ سو اٹھائیس شاخون مین سے صرف یہی چار ٹکڑے کسی کسی برہمن کے یہان سے ملتے ہین اور باقی شاخون کا روئے زمین پر پتا نہین پھر اُس زبان مین جو مروج نہین بلکہ مردہ یا پھ مردہ ہے جسپر مترجمون کی فہمید اور راؤن کا اختلاف ایک نیا رنگ دکھلا رہا ہے اور ہم یقینی طور پر حق کسی کی جانب ثابت نہین کر سکتے بلکہ کہہ سکتے ہین کہ حسب قاعدہ اصول (اذا تعارضا تساقطا) جب دو چیزین باہم متعارض ہون دونو پایہ اعتبار سے ساقط ہین ، باہم متعارض و متضاد ہونے کی وجہ سے ویدون کا ترجمہ کوئی بھی قابل اعتبار نہین لیکن اس خیال سے کہ آریے اہال کے ترجمے کو سب سے برتر و راجح جانتے ہین اگرچہ یہ ترجیح بھی بلا مرجح ہونیکے سبب قابل اعتبار نہین تو بھی زمانہ کی لحاظ سے ہمین اُسی کی طرف متوجہ ہونا ضروری و لازمی ہوا -

اسلئے ہم نے بڑے شوق سے دیانندی بھاشیہ خرید کر اُسکا مطالعہ شروع کیا اتفاقاً سیری نظر منتر ہائے مذکورہ بالا پر جا پڑی کچھ یونہی طبیعت پر زور دینے سے معلوم ہو گیا کہ وہ پرمیشور کا کلام نہین بلکہ دیویون کے مہندبانے وعظ ہین پھر تو ہمارے غیرت کے میر اخوان بسینہ

ہوکر یہ نکلا کہ یہ خدا کا کلام کیسا بتایا جاتا ہے جسمین رشد و ہدائت کی بو تک نہین اور کس پر تے
پر قرآن شریف کو نشانہ اعتراض بناتے اور قومی تہذیب کا خون بہاتے ہین اگر یہ کیا ہوتا
یا رات نہوتی تو دھاڑین مار مار روتا مگر اس خیال سے کہ پاس والے نہ چونک اٹھین زہر کے
سے گھونٹ پیکر رہگیا اور سخت رنج و تعب مین رات گذری افسوس ایسی شرمناک باتین کہ
جو محض گانے کیلئے تجویز ہوئی تھین بنی نوع مین مذہبی پھیلین اور کلام الہی مانی جائین اور
جو درحقیقت عبرت نامہ ہدایت پیام تغذائے روح و روان زیور دین و ایمان زینت ہر دو جہان
شجاعت و سخاوت مروت و محبت سیاست و متانت صبر و توکل حیا و شرم حسن خلق وغیرہ
شمائل کرنیوالا فسق و فجور کفر و شرک بدعت و ضلالت دلون کی سختی اور زیغ و فساد کا مٹانے
والا دنیا سے نفرت آخرت کا شوق دلانیوالا اور خدا تعالے سے ملانیوالے اسلام کی حقیقت
اور خوبیان بتانیوالا مذہب باطلہ کی بطالت اور برائیان سوجھانیوالا اجمل ہتین وہ قرآن
مبین کتاب حمید قرآن مجید کہ من کل الوجوہ اور سرتاسر وحی الہی ہے ایک معمولی سی بات
جانکر ہر بڑائی کا مرجع اور معرض اعتراضات بنایا جائے حیف صد حیف۔

خیر شب تو جیسے گزری گزری صبحدم مین نے ایک پڑھے لکھے برہمن سے اصل حقیقت دریافت
کی۔ اُسنے کہا کہ قرآن شریف ایک منتر توحید ہے جس سے بچہ بچہ واقف۔ اور خداوند کریم نے اُسکی
حفاظت کی تدابیر بھی عمدہ فرمائین کہ اول تو ایسے زمانے مین نازل فرمایا کہ خلقت کے دل
علم کی طرف مائل تھے صدہا نے خود بخود حفظ کر لیا پھر اُسکی ملیح زبانی و خوش الحانی تہذیب
خوانی وغیرہ کے سبب ہر زمانے مین ہزارون آدمی حفظ کرتے اور دور سناتے رہتے ہین کاغذ
بکثرت اور صدہا مطابع پیدا ہو گئے پھر باوجود ہر خوبی کا جامع ہونیکے نہایت ہی کم حجم
اور تذکیر کے رو سے تو وہ اسم بامسمّٰے ذکر ہی ہے اور نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون
کا مصداق ہے بخلاف اسکے ویدون کو ایک ایسا درخت عظیم یا شجر ابو الشعب خیال کرنا چاہئے
جسکی گیارہ سو اٹھاسی شاخین ہون (بھومکا صفحہ ۳۲۲ سطر ۱۴) آپ ہی فرمائین کیا اتنا بڑا
درخت یکبارگی سینہ آدمی مین اٹھ سکتا ہے یا کسی گھر ظرف النسان مین جمع
رکھا ہو سکتا ہے ہرگز نہین اسکے لکھنے کیواسطے سامان کاغذ اور سیکڑون کاتب چاہئین

کہ ایسے وقت مین الہام ہوا بتاتے ہین کہ فن تحریر و کاغذ ایجاد نہین ہوا تھا اور تعلیم و تعلم کا نام نہ تھا اور اسی وجہ سے یہ بات ہے کہ ان رشیون کی وہ بولی نہ تھی اسیواسطے اُسکا ترجمہ بیان کرتا نہین پائے اور مر گئے۔ غنیمہ حفظ نہ ہو سکنے کے سبب درخت سوکھنا شروع ہو گیا آج ایک شاخ گری کل دوسرا ٹوٹ پڑا۔ اسی طرح تمام درخت کا معدوم ہو گیا۔ موجودہ ویدون کی ایک ننھی سی ڈالی کی چار ٹکڑے جو چیتر اور کھٹیکر لوہنر کے ہاتھ لگے ہین نصیب ہوئے کیڑی کو کاسہی دریا یہان تک بھی حفظ کرنا مشکل ہے پس نچہ ویدون کا حافظ ہندوستان بھر مین نہ کوئی ہوا نہ ہے اور نہ آئندہ ہونے کی امید اور جس زمانے کی یہ پیشین گوئی ہے اُس زمانے کے لوگون کے نزدیک یہ الف بے بھی نہین اور جن منتروان کی بابت آپ دریافت کرتے ہین یہ اُس بچہ وید کے ہین جسکی بابت محقق پنڈتون نے برہم بھاشیہ وغیرہ مین بحوالہ شتپتھ لکھا ہے کہ بیاس جی نے جبین عنایت خود زمانہ گزشتہ مین لوگون کے فہم ناقص ہو جانے کی وجہ سے ویدون کے چار حصے رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرن اور پہیل۔ وسی شمہ پائن۔ جیمنی۔ سومنت چار شاگردون کو پڑھا دیئے انہون نے اپنے شاگردون کو پڑھایا اور روسی شمہ پائن نے یاگولکہ وغیرہ کو پڑھایا۔ پرمیشور دیو کی مرضی نقصان عقل سے یاگولکہ جی کے دل سے یجر وید تمام و کمال ضبط سلسلہ پڑھنے کے آخر سخت نادم ہو کر جناب مین سوری دیو تا کی عرض کی انہون نے دوسرا یجر وید صحیح منتروں والا عطا فرمایا اور یاگولکہ جی نے جاوال گووسی۔ کنو وغیرہ شاگردون کو پڑھا کر عالم مین پھیلایا (برہم بھاشیہ صلا بحوالہ شتپتھ) اس سے صریحًا واضح ہے کہ یہ اصلی یجر وید نہین یاگولکہ والا ہے ان منتروں کی بابت محقق پنڈتون کے پاس کلام الہی ہونیکا ثبوت کوئی نہین۔ میری رائے مین اگر دیانند جی کی تفسیر کی طرف رجوع کیا جائے تو شاید کوئی مطلب براری ہو۔ کیونکہ بقول دیانند جی یجر وید والیورشی پر اہتمام ہوا تھا جب وہی بھاشیہ منگا کر پڑھا گیا تو اسمین صاف لکھا تھا کہ منتر ۱۵۷۵ بجز دو اج کی اور ۱۵۷۵ اتری خاندان کسی شخص کی تصنیف ہے فلان شہ مین گایا جاے جس سے ویدگانی بجانی شے معلوم ہوتی تھی مینے کہا پنڈت جی یہ کدھ کو چلی اب تشفی کیونکر ہو (اسکے بعد یاگولکہ وغیرہ نے ترکیب مین لکھا ہے کہ انگرا وغیرہ رشی منیکے وقت [illegible] بعد نیا رشی ہونگے جو تمہیں

ویدون کے معنون سے آگاہ کرینگے چنانچہ وہ مرگ ورا کھون برسون بعد بھروا ج وغیرہ
نے بتائے سو جس منتر کے معنے جسنے بتائے اُسی کا نام اُسپر درج ہے اور کیھو وید بھاشہ بھومکا
مین کہا جب موجودہ وید رشیون کے بتائے ہوئے ٹھہرے تو اصلی وید کہان ہے وید الہام
بزبان زنان کیونکر ہوگیا۔ اس صورت مین ویدون کا عدم و وجود برابر کہ پہلے خود موجود تھے اور
معنے ندارد اور اب معنے موجود ہین تو اپنی ذات سے ندارد پھر معنے موجودہ کو وید رشی کا الہام
ماننا اور اصلی وید قرار دینا سراسر غلط ہے پھر کیونکر باور ہو کہ یہ معنے فی الحقیقت وید ہی کے ہین
رشیون وغیرہ کا کلام نہین اتنے مین بلند شہر کے سماج کی طرف سے چوسطرہ خط آیا۔ ٹھیکیدار
ولی محمد صاحب نے پڑھکر فرمایا کہ یہ کسی بچے یا ایسے ناخواندہ شخص کا لکھا ہوا ہے جو اپنا نام
لکھنا بھی نہین جانتا شاید بڑون مین پاؤن اڑانا اور ماتھے پر خونی ٹیکا لگاکر دھرم ارتھ بلیدان
مین شامل ہونا چاہتا ہے جب تلاش کرایا تو واقعی وہی بات نکلی فرزندہ فخر قوم لکھنے والا
حمید رخان ولد اللہ مسلمان عرف ہیرا سنگھ نو آریہ تھا جسنے ایک مدت تک بلند شہر کی جیل مین قید رہکر
کی صحبت اُٹھائی اور مسلمانون کے مذہب و غیرہ سے محض بے خبر اور آریہ سماج کا اعلیٰ ممبر اور
بڑا بھاری واعظ اور لکچرار ہے۔ وہو ہذا۔ श्रीमानमौ लव इ ग्रवृ रहमत
साहव नमस्ते नवै दं यह है के आप को जो मूवा मे करना मन्ज़ूर है
जो आप को मन्ज़ूर है तो मे ले मे आम पब्लिक के सामने कर लिजे
गा ॥ द० हीरा सिंह

اسکے بعد مرزا محمد علی صاحب سکندر آبادی نے لکھا کہ ہمارے سکندر آباد کی سماج مین چلکر آپ
مین تمہاری تشفی کرونگا۔ ۳۰ مارچ ۱۸۸۳ء کو آپ حسب استدعا مین حاضر ہوا آپ نے بات
کے وقت گوکہ کہی تھی اور کہا کہ ہم تک ایشور کے بھاشیہ کو معتبر جانتے ہین آپکے
یہان کونسا بھاشیہ معتبر ہے کہا جو رات صاحبین سے بلند ہے وہی ہے پھر آپ نے
دریافت کیا ہم نے شروع علی سے صاحبین کا ترجمہ کیا ہے مین نے کہا جسقدر کتب
سے ہوسکتا ہے وہ جبتک باہم مقابلہ نکیا جائے مین اُسکے کسی حصے
کی نسبت کچھ نہین کہہ سکتا

ویدوں کی بابت عرض ہے

جس کتاب کو کلام الٰہی کہتے ہیں مُنہن پرمیشور کی طرف سے ہدایت ہوتی ہے اور اُسکا لفظ لفظ عیوب سے پاک اور پرمیشور کا مقولہ ہی معلوم ہوتا ہے اور ویدوں سے یہ دونو باتین مفقود ہین۔ یجروید بجا شیہ حصہ اول باب ۸ منتر ۸۸ ملاحظہ ہو۔ अश्वीनाभ्यां त्वा पत्न्याभ्यां धूनोमि। कुकूनानां त्वा पत्नीनां धूनोमि। भन्दनानां त्वा पत्नीनां धूनोमि। मदिन्तमानां त्वा पत्नीनां धूनोमि। मधुमतीनां त्वा पत्नीनां धूनोमि। पूष्णस्त्वा प्राशित्रेण धूनोमि॥ اس منتر مین کوئی عورت خاوند کو نصیحت کرتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نادان عورت کی نادانی

(۲) بھوسکا پسر جنم سکے بیان مین دیانند جی نے یجروید باب ۱۹ کا منتر ۷۴ دوسرا لکھا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ویدکس بیشخص کا کلام ہے۔ بھوسکا سے شنکر بیان کرتا ہے اگر پرمیشور کا ہوتا تو از خود حکایت کرتا نہ روایت۔ انتہے

پہلا جواب	تا مید سوال
(۱) وید پرمیشور کرت ہے ا[illegible]	نہ شتابی یہ سوال ہی نہین سمجھے۔ سوال از
پرمیشور کی طرف سے ہے (۳) اُسنے منشون کو ہدایت	آمدن جواب نزدیان کا مضمون اچھا خاصا
کی کہ تم اسطرح کہو اور کرو۔ ۴ ویدون کے سوا	ہوکیا بلکہ جواب دینے کے بالعوض وید پرمیشور کا
اور کوئی دنیا مین ایشور کرت پستک نہین	بنایا ہوا ہے اُلٹے چار دعوے پیش کر دیے جو
اور یجروید منتر مذکور مین جو [illegible] کا ذکر	بے دلیل ہونیکی وجہ سے قابل تعمیل نہین۔ اور
نہین بلکہ نصیحت ہے کہ بچے اپنی ماؤن سے	یجروید کا باب ۸ منتر ۸۸ جو کسی عورت کا مقولہ
نصیحت پاکر زنا وغیرہ مین کبھی نہ پھنسین اور	ہے وہ بھی غور سے نہین پڑہا یا حق چھپانیکی نیت
بھوسکا والے منتر کا مطلب یہ ہے کہ دو ہی	سے خاوند کی جگہہ بیٹا قایم کرکے ناصحہ مان مقرر
طریق روح کے آنے جانیکے ہین ایک ماں باپ	کر دی حالانکہ منتر مین پتی خاوند لفظ جسکا جگہہ
کے جسم سے پیدا ہونا۔ دوسرا عامل محبت غیرہ	آیا۔ آپکے گرو دیانند جی نے جسکا ترجمہ سب جگہہ
سے سکھہ حاصل کرنا۔ کلام الٰہی ہونیکے شرائط	خاوند ہی لکھا ہے۔ واللہ اعلم ان دونو مین کون

سات ہین ا انیکی آفاز ہیتی ۔ پرمیشور
کی تعریف کرنیوالا ہونا اسکی بات کرنے والا
(۳) تعصب سے میرا ہو ۔ ۔ ۔ قانون
کے خلاف نہو کسی ملک کی فی اس زبان ہو
(۴) اس کتاب مین قصے کہانیان نہو
نہون (۷) اس مین بیہودہ تشبیہ نہ ہو سب
تعریفین سوائے وید کے قرآن ۔ ۔ ۔ مین
پائی جاتین پہنچہ جسب ذیل ۔ ۔ ۔ ۔
جس سے قرآن شریف الہامی نہین ہو سکتا ۔
قرآن شریف مین ۔ ۔ ۔ سال ۔ ۔ ۔ ہوئے
۔ ۔ ۔ مین تک کی آنی کا بیان ہوا ہے
دیکھو ۔ ۔ ۔ پہلی سپارہ ۲۵ ۔ صورت بکر
اس مین ۔ ۔ ۔ قرض مانگتا ہے اور ۔ ۔ ۔
کا ذکر کرتا ہے دیکھو قرآن شریف پارہ
۳۰ سورت لہب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
قرآن مین آیا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
نہین ہو سکتا ۔

عاقلہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
زیادہ نکاح کرنیکا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
کی عورتون ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سچا ہے ۔ گرو یا چیلا ۔ یا چیلا کے زعم فاسد مین والدہ
ہی فرزند کو خواندہ کہکر شرمناک لفظون مین نصیحت
کرتی ہوئی ۔ پرمیشور جسکی ہدایت بندون کو کرتا ہے
رحمۃ اسطرح کہو اور کرو نعوذ باللہ منہات

برین عقل و دانش بباید گریست

یجروید حصہ اول کی دیانندی بھاشیہ صفحہ ۲۰۳
مین لکھا ہے کہ ۔ ۔ ۔ مین چھت نہ دینے والے پتی
جانون کے سمان نر ہین ۔ وید ورسہ شیلتا مین ۔ ۔ ۔
جیسے پانی پر پتنشیلتا ہے ۔ ان مین ویسے پیار سے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ مین وہان سے اچھے پرکار ۔ ۔ ۔ ہون ۔

ہے ۔ ۔ ۔ مین چھت دینے والے پتی نرنتر شبد
وید سے نمرمی بھاو کو پراپت رہی ہوئین ۔ ۔ ۔
کی پتنیون کے سمیپ سوکھ پون سے بھانیوالا تجھکو
مین وہان سے اچھے پرکار چھوڑتی ہون ۔

ہے ۔ ۔ ۔ چھت دینے والے پتی کے سمیپ ۔ ۔ ۔
پتنیون کے سمیپ سوکھ پون سے بھانیوالا تجھکو
مین وہان سے اچھے پرکار چھوڑتی ہون ۔

ہے ۔ ۔ ۔ چھت دینے والے پتی کے کلیان کے
آچران کرتی ہوئین ۔ ۔ ۔ پتنیون کے سمیپ ۔ ۔ ۔
ستہ بانیوالے تجھکو مین وہان سے اچھے پرکار ۔ ۔ ۔
کرتی ہون ۔

ہے ۔ ۔ ۔ چھت دینے والے نیت نندت پتنیون کے
سمیپ تجھکو رکھتے ہوئے تجھکو مین وہان سے
بار بار کنپاتی ہون ۔

ہے ۔ ۔ ۔ چھت دینے والے ۔ ۔ ۔ کے سمیپ
پتنیون کے نکٹ کو یان سے جاتے ہوئے تجھکو مین

اس جہن بی بی سے شوہر خاوند بی بی
زیبا پہنے کے گویہ دیگر ٹون کا نصا
نجہ آسمان کی ن ا
اپنا ناہ نون قدرت کے خلاف
توراۃ کے جا زبور کے جا
انجیل اقدس کے جا قرآن نازل
ہوا تبا یا ر ات یہ سیم ہے اپلے
ایسی کتابون کو کلام الہی نہیں
چہ جائیکہ وہ کلام الہی ہوتی ہا
نقطہ
مرا ن خدا وند ت
خدا جو ا ب پنڈت صا

وہ سے جواب کا جواب چ ب

ہوا ایسا پ
ہماری پہلی سطر ہی اچار سے بھری ہوئی ہے اور یا مین رہن کرنیوالے ون کے روپ اسورج کی پھیلی ہوئی کرنون
سے ہے، ضرر مین سنگتی کی چاہ کرتے ہیں شدہ ویری والے تمکو ویری
کے ہتو بھلی پر کا چہورا تی ہون **فائدہ** اسمین لفظ (پتی) ہا فنہ
(پرپتیان، زنان بیگانہ (دیہے چارے دزنان، زنا کار (شکرے)
سورج مکھی جاع کا خوسہ گار (شدہ ویری ہنا قابل غور ہین ہوتی
عقل والا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ ایشور کی یا ان کی نصیحت نہیں کسی
ناقص العقل غیر مہذب کا کلام ہے (۲) ہوگا والا منتہ کہ اس دنیا مین ہم
وحدت کے جنم سنتے ہین (بجیر باب ۱۹ انتر ۲۴) اگر یہ ایشور کا ہی کلام ہے تو سات
دن (پتا دن جسنے سنکرت بیان کیا جنمون کی تفصیل بہت خارج ہے قرآن شریف
الغرض دفع دقیہ ہے ہمارے سمجھ ہیں ہوئے اور جو ابنیا پر
ہا کہ اللہ کے

حال لغوت ہ کر

ہوا ایسا پ

پہلی سطر کی پہلی عبارت قابل غور ہوتی تو ہم بھی اوپر کے بیان کو آپ کے حق
ہماری پہلی سطر ہی اچار سے بھری ہوئی ہے اور یا مین رہن کرنیوالے ون کے روپ اسورج کی پھیلی ہوئی کرنون
سے ہے، ضرر مین سنگتی کی چاہ کرتے ہیں شدہ ویری والے تمکو ویری
کے ہتو بھلی پر کا چہورا تی ہون **فائدہ** اسمین لفظ (پتی) ہا فنہ
(پرپتیان، زنان بیگانہ (دیہے چارے دزنان، زنا کار (شکرے)
سورج مکھی جاع کا خوسہ گار (شدہ ویری ہنا قابل غور ہین ہوتی
عقل والا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ ایشور کی یا ان کی نصیحت نہیں کسی
ناقص العقل غیر مہذب کا کلام ہے (۲) ہوگا والا منتہ کہ اس دنیا مین ہم
وحدت کے جنم سنتے ہین (بجیر باب ۱۹ انتر ۲۴) اگر یہ ایشور کا ہی کلام ہے تو سات
دن (پتا دن جسنے سنکرت بیان کیا جنمون کی تفصیل بہت خارج ہے قرآن شریف
الغرض دفع دقیہ ہے ہمارے سمجھ ہیں ہوئے اور جو ابنیا پر
ہا کہ اللہ کے

کیطرف سے نصیحت ہے کہ
عورت اپنے خاوند کو بے
چال چلن کیطرف چلنے سے
روکے اور یہی ہماری عبارت
دوسرے منتر کا ترجمہ تھا جسمین ایشور نے تعلیم کی ہدایت کی
ایشور نے تعلیم کی ہدایت کی
ہے مولیصاحب نے جو لفظ
اوھونومی لکھدیا اس پر کی
لیاقت علمی خوب ظاہر ہے
(۲) منتر (دوسرتی) کی بابت
پہلے جواب مین غور سے مطالب

اپنے منہ سے کہنا اور قلم سے لکھنا پڑا کہ اس منتر مین ہے کہ عورت اپنے خاوند کو
برے چال چلن سے روکے سچ ہے "دروغ گو را حافظہ نباشد" اپکی اس
تحریر سے کہ عورت اپنے خاوند کو سمجھاتی ہے ہمارا مدعا ثابت اور بحث ختم ہے
سچ ہے کہ "الحق یعلو ولا یعلیٰ" جو کہ پنڈت جی نے لکھا ہے کہ پہلی ہماری عبارت
دوسرے منتر کا ترجمہ تھا جسمین ایشور نے تعلیم کی ہدایت کی ہے اسکا برچہ مرسلہ مین
پتہ نہین معلوم وہ کونسی عبارت اور کونسے منتر کا ترجمہ ہے
ہدایت کی تعلیم صحیح لیکن تعلیم کی ہدایت نیا محاورہ اور آپ ہی کا حصہ ہے یا اس
منتر کا ترجمہ ہوگا جو برچہ مرسلہ مین درج نہین اور اس برچہ مین اسکا تذکرہ ہے
اوھونومی کہدیا گو نومی سماعت کے فرق سے حافظہ اکبر صاحب کاتب نے لکھدیا
جیسا کہ برچہ ادا مین سورہ کیجگہ سورت بقرہ کیجگہ بکرہ بنا دیا گیا درمیان ترجمہ کی جگہ
ترجمہ وغیرہ آپ کا سٹہ ہماری طرف سے لکھا گیا جو کہ کاتب کی غلطی ہے
تحریر ہمارا جسمین ہر شوہر انسانون
حملہ اول آپکی جانب سے ہوا اسواسطے مجھے ہی اسکا تذکرہ کرنا پڑا ؎
کلوخ انداز را پاداش سنگ ست ؎
لو نصیحت کرنا ہے کہ اسطرح کی
(۳) بھومکا والے منتر کی بابت جو آپنے لکھا ہے کہ یہ انسانون کو نصیحت انہی
کھولنے مین جو والد وغیرہ انسانون
اور عالمون کے دو طریقے جسمین
سونے زندگی کو پاتے ہین ان کو
منتا ہون ہی ایشور کی بابت سے
جسکا یہ بحث ہے کہ کلام الٰہی
مین یا قرآن تو تحریف پر اعتراض
کرنا بجائے خود اعتراض ہوتا ہے
اس پر ہی نہ ہوا ہے
ہوا ہے
ہے
ہے

ہمارے پرچون سے عیان ہے
ہمارے کے ساتوان دعوے مندرجہ
پرچہ اول جو قرآن پر بطور اعتراض
کے ہین ویدون کی عظمت اور
الیشوکرت ہونا ظاہر کرتے ہین جنکو
آپنے باعث لاجواب ہونے کے
قبول کرلیا ہے آپ ویدونکی لفظ اور معنے
اور تلازم نہین بتلاکر روناہی کہانی دیتا ہے
مطلب نظر نہین آتا بلکہ جعلی حاشیہ معلوم ہوتا ہے
ویدون مین ترمیم و تنسیخ نہین ہوئی کلام الہی
ہین کہ منسوخ و تبدیل ہوتا ہے ترمیم
قرآنی خدای عادت ہے لہوتی ہوئی باتون
کو کچھ عرصہ بعد یاد کرکے ظاہر کرتا ہے ہمارا
یہ دعوا تھا کہ الیشور ہر منتر مین ہدایت کرتا ہے
جیسا کہ مولوی صاحب کی تحریر سے ظاہر ہے
ہماری رائے مین اگر ختم ہوجاتے
نہین جانتے آپ لوگ ہی بہتر جانتے ہین
نہین خاتمہ فرمائی آپ نے جو
بولتے ہین آپ ہماری رائے ایک
نہین لیکے مناظرہ ختم ہوتا ہے

نہین کی ویدون مین اگر مناسب و تلازم ہوتے تو جعلی حاشیون کیضرورت نہ
ہوتی ویدون مین رکھا کیا ہے جو ترمیم و تنسیخ کے قابل ہو جو بذات خود جہل ہین
اور ہمیشہ معنوی ترمیم ہوتی رہتی ہے اسیواسطے ایک کا ترجمہ دوسرے کے ترجمہ
سے نہین ملتا خدا تعالی ضرورت زمانہ کیموافق احکام صحیحہ فرمان جاری
کرتا ہے یہ اسکی بھول کی دلیل نہین مقتضائے کمال حکمت و علمیت ہے
پنڈت صاحب کا بیشک یہ دعوی ہے کہ الیشور ہر منتر مین ہدایت کرتا ہے
لیکن اسکا ثبوت اونکے پاس کوئی نہین اگر ہوتا تو ضرور پیش کرتے ہماری
ہماری تحریر پرچہ سے ثابت ہے اگر آپکی رائے مین مناظرہ ختم ہے تو ہمین بھی
طول دینے کیضرورت نہین نہ دوسری وقت حاضر ہونے کی۔ آپ کے بلائے آئے
تھے آپکے رخصت لیجانے مین کل کو الزام دیدینا اگر آپ قطعی سنسکرت جانتے
ہین اور ہماری کتاب بھی پڑھ رکھی ہے تو شاید بہت الفاظ اوسکا اثر سے
کہ نکل ہر کہ ننگ آمد بجنگ آید کی مصداق بنے ہمارا آپ صاحبان حاضرین مناظرہ
ختم ہی سمجھ لیں سوقت کے لکھنے کو یاد رکھنا ہوں نہ جانا والسلام علی من اتبع الہدی

ابوسعید محمد ۱۴ مارچ ۱۹۰۰ء

اتنے مین عصر کی اذان ہوگئی ہم لوگ مسجد مین چلے آئے ارادہ تھا کہ بعد نماز
پھر حاضر ہونگے لیکن پنڈت جی صاحب نے کہلا بھیجا کہ مولوی صاحب سے مناظرہ
ختم ہوچکا آپ تشریف نہ لاوین خاکسار کو پھر تو تعجب کا محل ہوگیا کہ ان سنسکرتدانون
سے ایک فقرہ بھی حاضر نہ ہوسکا تو اور دینی صحبت کیا ہے جو حاصل کرسکیں کہ
جاننا تھا سو ہم نے جان لیا اور تحریر دان سے ثابت ہے کہ ویدون مین

ہے فقط مراد شی ۱۴ مارچ ۱۹۰۰ء

بھاشا سنسکرت کے خلاف ہے معتبر نہین مگر یہ پیش بندی اونکی ذاتی نہین بلکہ ہمارے استدلال مجربہ یکیم جنوری
۱۹۰۰ء پر مبنی ہے کہ جب آپ حسب شرائط مندرجہ اشتہار ترجمہ قرآنی پیش نہ کرسکے تو اشتہار جمعے سے انکار کردیا

جناب نے اس انکار کو مفید مطلب خیال کیا ہوگا مگر درحقیقت وہ اُن کے مدعا کی تردید ہین
آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ تر روشن ہے اور اہل عقل پر مخفی نہین کہ انکار کی ضرورت صرف
اوسی صورت مین ہوتی ہے کہ جہان تسلیم مدعا کو گراتی ہے سو یہان پر جو آپ نے دیانند جی کی بھاشا
سے انکار کیا تو گویا اس انکار کے ضمن مین تسلیم کر لیا کہ اس ترجمہ کے رو سے بیشک وید کلام الہی نہین ہین
بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ نے انکار کو تو سہل سمجھا اور یہ نہ سوچا کہ حسب اصول مباحثہ جب فریق
ثانی سند طلب کریگا تو سند میسر نہ آنے کے سبب شرمندہ ہونا پڑیگا اور اس بات کا کیا جواب دوگے کہ
یجروید کے منتر اول کی تفسیر کے ذیل مین دیانند جی خود لکھ گئے ہین کہ اس منتر کی دیا کھیا شت پتھ جن
مین کی ہے اوسکا ٹھکانا اوپر سنسکرت مین لکھدیا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی لکھا جائیگا جس سے صاف
ظاہر ہے کہ یہہ بھاشا خاص دیانند جی کی طبعزاد ہے کہ تحریر مذکورہ بالا کو اپنی طرف منسوب کرتے ہین اور یہی
بات اُن کے ان اشتہارون سے ظاہر ہے جو انھون نے تفسیر مذکورہ کی اشاعت کے لیے شایع کئے
تھے۔ اور عند الطلب سند و استخلاص سے بیسکے ہین۔

خلصہ کوتاہ جب ناامیدی منظر نہ ہوئی اور ناامیدی سراسیمہ ہوی تو مجھے خیال آیا کہ حیدر خان سیوانی مذکور الصدر کے پاس
جانا چاہیئے شاید وہی اس عقدہ لاینحل کو حل کر دین چنانچہ اُسی وقت عزم بالجزم کر کے مین بلند شہر
چلا آیا اتفاقاً بابو پیر سادی لال صاحب مختار سے ذکر آیا انہون نے کہا آپ حیدر خان کے پاس
جانے کا ارادہ نہ کرین آپ کے روبرو کسی نے اُنکی وعظ گوئی لکچرارنی وغیرہ (مرقومہ صفحہ ۱۲) کی بابت
جو کچھ بھی بیان کیا ہے سب غلط ہے وہ اس پایہ کا شخص بالکل نہین خدا جانے کس خیال سے سماج
مین شامل ہو گیا ہے اگر اہل علم ہوتا تو کیا مرلوئی اور رحمت کی جگہ اور رحمت اور مباحثہ کی جگہ مواسی اور
منظور کی جگہ مجریر عام کیجگہ آم پبلک کیجگہ پوبلک لیجنے کی جگہ لیجے سنگہ کی جگہ سیہ پوسطر دخط
مین لکھتا کبھی نہین سماجی لوگ کسی حکمت عملی سے اسکو کھڑا کر دیتے ہین اور وہ کچھ سنا سنایا وعظ
کہہ ڈالتا ہے بابو جی کے فرمانے سے مجھے بھی یقین آگیا کہ حقیقت مین وہ شخص خواندہ نہین اور اوس کا
مذہب بدلنا بھی خالی از علت نہین۔

آپ جانتے ہین پانی بن پیاس نہین بوجھتی اور طالب کی بدون وصول مطلوب سیری نہین ہوتی جب
نوبت تجسس کی حد سے گذر گئی تو خیال آیا کہ منتر ہائے زیر بحث کو بخط ناگری مع وجوہات آریہ پنڈتون

کی خدمت مین بھیجدینا چاہیے شاید ہماری غلطی ہے وہ ہمین چاہ ضلالت سے نکالین گے ورنہ یہی تحریر
انھی لوگون کے واسطے داعی الی الحق اور دعوت اسلام کا کام دیگی چنانچہ ایسا ہی کیا اور اس سال کا جنوری
دیوبون کے مہذبانہ وعظ اسم بامسمے رکھا کہ تاریخ کے رو سے اسکے ۱۹۰۰ عدد ہین اور الحال سنہ ۱۹۰۰ء
ہی ہے اور مضامین کے اعتبار سے بھی دیوبون کا کلام ہے امید ہر آن کہ مجیب صاحبان بنظر عنایت
جواب عطا فرمائین ناحق صلواتین نہ سنائین اور جواب دینے کے وقت تعصب کی راہ نہ لین بلکہ جو کچھ
لکھین لغرض احقاق حق لکھین کیونکہ اس سے میرے غرض اصلاح و تحقیق ہے نہ کسی کی تحقیر و توہین

فقط ۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء عاصی ابو رحمت

सूची पत्र

रद्देतकज़ीब बराहीन अहमदीय्यः पहिला हिस्सा। ।)
वेद और .कुरआन का मुक़ाबिला। ॥)
रद्देख़त़रात–मार्ग मुक्ति का उत्तर ।)
वेद की हक़ीक़त .कुरआन की तालीम के फ़ोटू का उत्तर –)
.कुरआन की हक़ीक़त का उत्तर -)
नमाज़ और सन्ध्या का मुक़ाबिला। -)
हिदायतेताम्मः जवाबेक़सम्नामः -)
मुबाहिसःमौज़िअ कसेर, वेद और .कुरआन पर -)
मुबाहिसः मौज़िअ सिकन्दराबाद–वेदोंपर -)
वाइज़ का लैक्चर नं० १–२ वेदोंपर -)
फ़ित़रती दूरबीन। पं० कृपाराम की छानबीन का उत्तर -)
स्वैक़ते आईनए शफ़ाअ़त् हाफ़िज़ अकबर अ़ली रचित -)
जौहरेस्वैक़लेआईनए शफ़ाअ़त् " -)
पादरी अहमदशाह .कीं किताब उम्महात का उत्तर -)
.कुरआन शरीफ़ की तालीम का क़ाअ़दाः -)
बे नमाज़ों का रिसालः शिक्षा)॥
रोज़ा ख़ोरों का रिसाला शिक्षा)॥
बख़ीलों का रिसाला शिक्षा)॥

यह सब पुस्तक मेरठ शहर सुहराब दरवाज़ा मुं० नज़ीरहुसेन जी कापीनवीस–और लुधियानःदफ़्तर रिसाला नूरुन अ़लानूर के स्वामी मौ० नूरमुहम्मद से मिल सकते हैं ॥

(२) अहं पितृन्त्सुविदत्राँ २॥ अविंत्सिनपातं च विक्रमणं च विष्णोः । बर्हिषदोयेस्वधया सुतस्य भजन्त पित्वस्त इहाग-मिष्ठाः ॥ यजुः अ० । ६ मं० ५६ ॥

(पदार्थ) मैं जानता हूं कि पितर लोग अपनी उत्तम विद्या और उपदेश से सुख देने वाले हैं । जो मैं सब में व्यापक परमेश्वर विक्रमण अर्थात् सृष्टि का रचन और पालन अर्थात् उस के अविनाशी पद को ठीक २ जानता हूं । यह ज्ञान मुझ को उन ही पितर लोगों की कृपा से हुआ है, जिन को देवयान कहते हैं । और जिस की प्राप्ति से जीव पुनः दुःख में कभी नहीं गिरता तथा जिस में पूर्ण सुख प्राप्त होता है उन दोनों मार्गों को भी मैं विद्वानों के संग से जानता हूं । जो विद्वान् अपने अमृत रूप उपदेश से पुत्र की भावना के साथ विद्या दान करते हैं । तथा उन में आप भी आनन्दित हो कर संसार में सब सुखों के देनेवाले होते हैं । वे सर्वहितकारी पुरुष हमारे पास भी सदा आया करें, कि जिस से हम लोगों में नित्य ज्ञान की उन्नति हुआ करे (भूमिका पृष्ठ २६१) ।

(समीक्षक)—वेदकर्ता का यह कहना कि यह ज्ञान मुझ को उन्हीं पितर लोगों की कृपा से हुआ है जिन को देवयान कहते हैं । उन दोनों मार्गों को भी मैं विद्वानों के ही संग से जानता हूं । वे सर्व हितकारी पुरुष हमारे पास भी सदा आया करें । विदित करता है कि वेद ईश्वरकृत नहीं किसी मनुष्य का बनाया हुआ है कि अपनी ज्ञान और अज्ञान का सम्बन्ध देवियों और विद्वानों के उपदेश और विद्या से जोड़ता और सर्वहितकारी पुरुषों के आनेसे अपनी अनेक प्रकार की उन्नति चाहता है । क्या योगियों से पूंछ पूंछ वा आपदादों से विद्या और शिक्षा पाकर और अन्य पुरुषों से सुन सुन बांचना वा जगत् को सुनाना ईश्वर का काम हो सकता है वा जिस पुस्तक में पूर्वोक्त संवाद हो वह ईश्वर का हो सकता है? कभी नहीं । यह दोनों पूर्वोक्त मन्त्र इस बात के बड़े भारी साक्षी हैं कि वेद ईश्वरकृत नहीं अपितु मनुष्यकृत है और मनुष्य भी कैसा कि बड़ा पूरा आपदादों (पितरों) और और पुरुषों का कदरदान कि बराबर विद्या के दान का अहसान मानता और उन के फिर फिर आने को चाहता है । फिर ऐसे ऐसे सच्चे पक्के प्रमाणों और पूरी पूरी साक्षियों के होते हुवे वेद को मनुष्य का वचन न मानना और ईश्वरकृत जानना बड़ी हठधर्मी और पक्षपात की बात है परमेश्वर इस से हर एक मनुष्य को बचावे और सत्य मार्ग पर लावे । आमीन ॥

आर्यों का शुभ चिन्तक मो० अबूरहमत मेरठ सुहरावदरवाज़ा ५ मार्च १९००

कहना व्यर्थ है कि ईश्वरने यह वायु जी के हृदयमें प्रकाशित किये थे क्योंकि मन्त्रोंके आदि अन्तमें ऐसा नहीं लिखा और न कोई ऐसा शब्द ही है कि जिस से यह विदित हो, इसलिये मेरी हरएक विद्वान् से प्रार्थना है कि कृपा करके इन मन्त्रों को ईश्वरकृत साबित करदें। नहीं वेदों को ईश्वरकृत कहना छोड़दें। और यही सत्य है कि वेद ईश्वरकृत नहीं। यदि पं० दयानन्दजीने अर्थ ठीक नहीं किया तो उन्हें ऋषि महा ऋषि मत कहा करें क्योंकि जान बूझकर किसी को धोके में डालना और अत्यन्त असत्य बात का अपने हाथ से मनुष्यों में फैलाना ऋषियों और साधारण मनुष्यों का काम नहीं है (जैसा कि हम सुबाहिनः सिकन्द्राबाद में कह चुके हैं)

(यजुर्वेद के नीचे लिखे मन्त्रों पर भी ध्यान करना चाहिये)

(१) (द्वे सती०) यजु० अ० १६ मं० ४७ वेदभाष्य भूमिका पृष्ठ २०६ में पं० दयानन्द जी ने इस का अर्थ लिखा है कि इस संसार में हम दो प्रकार के जन्मों को सुनते हैं । इत्यादि । तथा हि:-

अन्यदेवाहुर्विद्यया अन्यदाहुरविद्यया । इति शुश्रुम धीराणां येनस्तद्विचचक्षिरे ॥ यजु० ४० मं० १३॥

(पदार्थ) हे मनुष्यो ! विद्वान् लोग हमारे लिये व्याख्यापूर्वक कहते थे । पूर्वोक्त विद्या का अन्य ही कार्य वा फल कहते थे । पूर्व मन्त्र से प्रतिपादन की अविद्या का अन्य फल कहते हैं। इस प्रकार उन आत्मज्ञानी विद्वानों से उस वचन को हम लोग सुनते थे । ऐसा जानो ॥

(समीक्षक) इस से तो हरएक विद्वान् जान सक्ता है कि वेद ईश्वरकृत नहीं बल्कि किसी साधारण मनुष्य का है जो यथा सुनता है तथा कथ डालता है । अनपढ़ लोग उस की कथा पर तो ध्यान नहीं धरते, मन नहीं लगाते, और वह पुकार २ कर कह रहा है कि हे मनुष्यो । जो विद्वान् हमारे लिये व्याख्यान पूर्वक कहते थे । उन वचनों को हम लोग सुनते थे । ऐसा जानो (हमारे वचनों को हमारे ही मानो ईश्वरकृत मत जानो) हम पूंछते हैं परमेश्वर का कहना न मानना नास्तिकपन और पशुपन है वा नहीं ? यदि है तो किस लिये उस के कथनानुसार वेद को सुना सुनाया वाक्य नहीं मानते और हठधर्मी से उस को ईश्वरकृत ही कहे चले जाते हैं । भला इस हठधर्मी का भी कुछ ठिकाना है ॥

(पदार्थ)-हे धर्म्म में न चित्त देने वाले पते! गलों के समान निर्म्मल विद्या और सुशीलता में व्याप्त जो पराई पत्नियां हैं उन में व्यभिचार से वर्त्तमान तुमको मैं वहां से अच्छे प्रकार हिलाती हूं। हे अधर्म्म में चित्त देनेवाले पते! निरन्तर शुद्ध विद्या से नम्रीभाव को प्राप्त हो रही हुई औरों की पत्नियों के समीप मूर्खपन से जानेवाले! तुझ को मैं वहां से अच्छे प्रकार मे छुड़ाती हूं। हे कुचाल में चित्त देनेवाले पते! कल्याण के आचरण करती हुई पर पत्नियों के समीप अधर्म से जाने वाले तुझ को वहां से मैं अच्छे प्रकार पृथक् करती हूं। हे चंचल चित्तवाले पते! अत्यन्त आनन्दित पर पत्नियों के समीप उन को दुःख देते हुए तुम को मैं वहां से बार २ कंपाती हूं। हे कठोर चित्त पते! अतिशय करके मीठी २ बोलियां बोलने वाली पर पत्नियों के निकट कुचाल से जाते हुए तुम को मैं अच्छे प्रकार हटाती हूं। हे अविद्या में रमण करने वाले दिन के रूप में सूर्य्य की फैली हुई किरणों के समय में संगति की चाह करते हुए शुद्ध वीर्य वाले तुम को वीर्य्य के हेतु भले प्रकार छुड़ाती हूं॥५८॥

(समीक्षक) यह पण्डित दयानन्दजी के कथनानुसार कोई स्त्री अपने पति को उपदेश करती है। इस से विदित है कि वेद के समय के लोग धार्मिक नहीं थे। पुरुष तो पराई पत्नियों के समीप अधर्म और पाप से जाते थे। अपने धर्म और परपत्नियों की लाज खोते और उत्पात में बट्टा लगाते थे। उस युग की स्त्रियां अपने पतियों को बहुत कुछ बकती थीं पर वह एक नहीं सुनते थे। क्योंकि जैसा इस स्त्री ने अपने पुरुष को बेधड़क यह उपदेश किया है वैसा किसी पुरुष ने वेद मन्त्र में नहीं कहा कि हे धर्म पत्नी! तेरे कहने से मैं परपत्नियों के निकट जाना छोड़ता हूं। यह मोटी सी अक्ल वाला मनुष्य भी जानता है कि जहां वसन्त और सोम और वीर्य और स्त्री पुरुष वर्णन होंगे वहां वीर्य का अर्थ मनी, सोम का अर्थ मद्यादि होगा, जिसका पीना महादेवादि पुराने आर्य्यों का चलन था और कामी पुरुष अपने काम में लाते हैं, न पुष्टिकारक बूटियां। क्या वह सामग्री थे जो बूटियों से सहाय लेते थे नहीं नहीं, सब यह कामी पुरुषों की सी सामग्री और बातें थीं। सो पं० दयानन्द जी उन्हें छिपाते और मनुष्यकृत पुस्तकों को ईश्वरकृत बताते हैं

ऐसे २ सैंकड़ों मन्त्र और भी हैं। जो अनेक स्त्रियों के बनाये दीख पड़ते हैं। यदि स्त्रियों के द्वारा ईश्वर ने इन मन्त्रों को प्रकाशित किया है तो यह

(पदार्थ)–हे स्त्री पुरुष जैसे पवन कम्पता है वा जैसे समुद्र अपनी लहरों से उछलता है, वैसे तुम्हारा यह पूर्ण दश महीने का गर्भ क्रम २ से बढ़े और ऐसे बढ़ता हुआ यह दश महीने में परिपूर्ण होकर ही उत्पन्न होवे ॥२८॥

(समीक्षक)–यदि जैसे वायु चलता अर्थात् आंधी उठती वा समुद्र लहरें मारता है वैसे गर्भ बढ़ता वा पेट फूलता तो दो ही दिन में गर्भवती स्त्री पेट फूल जानेके कारण मर जाती। यह बात अत्यन्त असम्भव है ग्रामीण लोगों के मानने योग्य भी नहीं वैसे ही क्रम २ गर्भ का बढ़ना भी असम्भ की बात और गंवारी अलंकार है। यदि परमाणु २ अर्थात् ज़रा ज़रा भर कहा जाता तो ठीक था यहां जो इस के विरुद्ध कहा है और पूरे दश महीने के गर्भ के पूरे दशमास और बढ़ने की प्रार्थना की है इस से यह आप ही सिद्ध हुआ कि यह किसी विना समझ की स्त्री की प्रार्थना है सर्वज्ञ ईश्वर का वचन और विद्वान् पुरुष का कथन नहीं ॥

यस्यै ते यज्ञियो गर्भो यस्यै योनिर्हरण्ययी अङ्गान्यतायस्य तन्मात्रा समजीगमञ्छ्वाहा ॥ २९ ॥

(पदार्थ)–हे विवाहित सौभाग्यवती स्त्री मैं तेरा स्वामी जिस तेरी रोम सहित शुद्ध गर्भाशय है और जिस तेरा यज्ञ के योग्य गर्भ है जिस गर्भ के सुन्दर सींचे अङ्ग हैं। उस को गर्भ की कामना करने वाली तेरे साथ समागम करके धर्म युक्त क्रिया से अच्छी प्रकार प्राप्त होऊं ॥२९॥

(समीक्षक)–यह किसी कामी पुरुषका वचन है। धर्मात्मा मनुष्यकी सम्मी कथा नहीं। यदि ईश्वर का वाक्य है तो उसकी ईश्वरानी का पता दें कि जिस से यह ऐसे कथन कथना है क्या उस ने गर्भाशय को आंख से देख लिया था वा उस गर्भ के हाथ पैर खुर्दबीन से देख लिये थे जब कि गर्भवती महेश्वरी से एक वर्ष के भीतर २ समागम करना दोष है तो वेद के ईश्वरने जो यह अपनी स्त्री से कहा है वेद मत के विरुद्ध है सत्य प्रमाण और मानने योग्य नहीं ॥

श्रेशीनास्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। कुकूननानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। भन्दनानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। मन्दिन्तमानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। मधुन्तमानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। शुक्रन्त्वा शुक्रआधूनोम्यन्हो रुपे सूर्यस्य रश्मिषु ॥ ३८ ॥

(समीक्षक)—यह पाप की बातें लज्जा की नाशक भी ईश्वर का उपदेश नहीं किन्तु किसी निर्बुद्धि निर्लज्ज यौवनवती स्त्री का गीत है कि आरंभार, कहती है कि हे वीर्य सींचने और वीर्य को धारण करने वाले पति तू सोमलता आदि का रस पी और मुझ में वीर्य को धारण कर मैं तेरे सङ्ग से वीर्यवान् पुत्र को प्राप्त होऊं ॥

जैसा इस भाग्यवती वीर्य की चाहना और पुत्र की इच्छा करने हारी ने अपने वीर्य के देने वाले से कहा है, ऐसा खुल्लमखुल्ला तो बाज़ार में बैठने वाली भी अपने ग्राहकों से नहीं कह सकतीं। यदि ईश्वर का कथन है तो उस के पुरुष का पता दें कि जिस से यह इस मन्त्रार्थ वीर्य धारण करानां और पुत्र को प्राप्त होना चाहता है।

अवभृथ निचुम्पुण निचेरुरसि निचुम्पुणः। अवदेवैर्देवकृतमेनोयासिषमवमर्त्यैर्मर्त्यकृतम्पुरुराव्णो देवरिषस्पाहिदेवानाꣳ समिदसि ॥ २७ ॥

(पदार्थ) हे गर्भ के धारण करने के पश्चात् उस की रक्षा करने और नष्ट २ चलने वाले पति। आप नित्य मन हरने और धर्म के साथ नित्य द्रव्य का संचय करने वाले हैं। हे सब से अपनी जय चाहने वाले विद्वन् और साधारण मनुष्यों के साथ वर्त्तमान! आप जो मैं कामी पुरुषों वा साधारण मनुष्यों के किये हुए अपराध को प्राप्त होना चाहूं उस बहुत से अपराध देने वालों के धर्म छुड़ाने वाले काम से मुझे दूर रख ॥२७॥

(समीक्षक) गर्भ धारण करना और कराना मनुष्य आदि जीवों का स्वभाव है, ईश्वर का नहीं। इस लिये यह भी किसी निर्लज्जा स्त्री की कथा हो सकती है। कामी पुरुषों का अपराध तो सब जानते हैं पर साधारण मनुष्यों के अपराध जिस से यह यौवनवती क्या चाहती है वह धर्म छुटाने वाले कौन हैं और धर्म रखने वाले कौन हैं। क्या धर्म छुटाने वाला अपराध करने वाले भी साधारण पुरुष हो सकते हैं, कभी नहीं। किन्तु यह अविद्या की बात अवश्य है। क्या ईश्वर आप सर्वशक्तिमान् नहीं। जो अपराधमें बचाने वाले सहायक तलाश करता है ॥

एजतु दशमास्यो गर्भो जरायुणा सह। यथायं वायुरेजति यथा समुद्रएजति। एवायं दशमास्यो अस्तज्जरायुणा सह ॥ २८ ॥

उपयाम गृहीतोऽसि बृहस्पतिसुतस्य देव सोम तऽइन्दोरिन्द्रियावतः । पत्नीवतोग्रहाँ२ ॥ ऽऋद्धयासम् । अहम्परस्तादहमवस्ताद्यदन्तरिक्षन्तदु मे पिताभूत् । अह ꣳ सूर्य्यमुभयतो ददर्शाहन्देवानां परमङ्गुहा यत् ॥१॥

(पदार्थ) हे ऐश्वर्य्यसम्पन्न! अति मनोहर पते! जिस आप को मैं कुमारी ने विवाह नियमों से स्वीकार किया है। उन सोम गुण सम्पन्न बहुत धन वाले और यज्ञ संबन्ध में प्रशंसनीय स्त्री ग्रहण करने वाले और बड़ी वेदवाणी के पालने वाले के पुत्र आप के यह और संबन्धियों को प्राप्त होके मैं आगे और पीछेके समय में सुखों से बढ़ती जाऊं जिन विद्वानों की बुद्धि में स्थित सत्य विद्याको मैं प्राप्त होती हूं। उसीको तू भी प्राप्त हो और जो मेरा पालन करने हारा हो मैं उस के अगले पिछले उन शिक्षा विषयों से जिस चर अचर के आत्मा रूप परमेश्वर को देखूं, उसी को तू भी देख ॥

(समीक्षक) यह मन्त्र किसी दम्भभरी यौवनवती स्त्री का वचन है कि अपने पति के धन अन्न और कुमारेपन के सुख गाती और मन हरता बखानी है और उस के मन को ईश्वर की ओर फिराती है। यदि ईश्वर का वचन है, तो उस के पति का पता अवश्य देना चाहिये कि उस का मन हरता कौन है जिस की महिमा में उस ने यह निर्लज्ज मन्त्र गाया है ॥

अग्ना ३॥ इ पत्नीवन्त्सजूर्देवेन त्वष्ट्रा सोमम्पिब स्वाहा । प्रजापतिर्वृषासि रेतोधा रेतोमयि धेहि प्रजापतेस्ते वृष्णो रेतोधसो रेतोधामशीय ॥ १० ॥

(पदार्थ) हे समस्त सुख पहुंचाने वाले स्वामिन्! समान प्रीति करने वाले आप मेरे दिव्य सुख देने वाले, समस्त दुःख विनाश करने वाले, गुण के साथ सत्य वाणी युक्त क्रिया से सोमवल्ली आदि ओषधियों के विशेष आसव को पिओ, हे प्रशंसनीय यज्ञ सम्बन्धिनी स्त्री को ग्रहण करने, वीर्य्य सींचने, वीर्य्य धारण करने और सन्तानादि के पालने वाले जो आप हैं, वह मुझ विवाहित स्त्री में वीर्य को धारण कीजिये, हे स्वामिन् मैं वीर्य सींचने, पराक्रम धारण करने, सन्तान आदि की रक्षा करने वाले आप के सङ्ग से वीर्यवान् अति पराक्रमयुक्त पुत्र को प्राप्त होऊं ॥१०॥

देवियों के मुहज्जिबाने वज्रअ़

यजुर्वेद० अध्या०८मन्त्र८।१।१०।२७।२८।२९।४८

उपयामगृहीतोसि सुशर्म्मासि सुप्रतिष्ठानो बृहदुक्षायनमः।
विश्वेभ्यस्त्वा देवेभ्य एष ते योनिर्विश्वेभ्यस्त्वा देवेभ्यः ॥

(पदार्थ) हे पति। जैसे मैंने आप को नियम उपनियमों से ग्रहण किया है और अच्छी प्रतिष्ठा और अच्छे घर वाले हो, उस अत्यन्त वीर्य देने वाले आप को अच्छे प्रकार संस्कार किया हुआ अन्न चित्त का प्रसन्न करने वाला उचित समय पर देती हूं। जिस आप का यह सुखदायक महल है, उस आप को सब दिव्य सुखों के लिये सेवन करती हूं। और आप को समस्त विद्वानों के लिये नियुक्त करती हूं, वैसे आप मुझ को कीजिये ॥

(समीक्षक) यह मन्त्र किसी स्त्री का वचन दीख पड़ता है, परमेश्वर का नहीं, फिर स्त्री भी कैसी कि जिस को लेश मात्र भी लज्जा नहीं और यह बात उस के इस वचन से विदित है कि अपने पति से इस प्रकार कहती है कि तुम अत्यन्त वीर्य देने वाले हो, मैं आप को समस्त विद्वानों के लिये नियुक्त करती हूं। जैसे आप मुझ को करें। क्या उस के पति का और कोई उत्तम शुभ गुण गाने के योग्य न था वा अत्यन्त वीर्य का दान करना ही सब से उत्तम गुण है। क्या कोई पुरुष अपनी स्त्री को अन्य पुरुष के लिये नियुक्त कर, करा सकता है? कभी नहीं। इस लिये यह अविद्या की बात है। ईश्वर का वचन नहीं हो सकता, महल में रहना खाना आदि चित्त का प्रसन्न करने वाला उचित समय पर देना स्त्री लोगों का काम जो इस में वर्णन है, यदि ईश्वरकृत है तो उस के पति का नाम बताना चाहिये जिस को अन्न देना और अत्यन्त वीर्य को प्राप्त होना चाहता है ॥

Swami Press Meerut.

التماس

صفحہ زیب المکذبین مطبوعہ جنوری ۱۸۹۵ء مین ہم ویدون کی تعلیم کی بابت عرض کر چکے تھے کہ شائع کرنیکا قابل نہین اور قوم مین تہذیب پھیلانے کی نیت سے شرمناک اغلاط و ناقص ترجمہ دیانندی بحاشیہ وغیرہ علیحدہ کردیے جائین تاکہ اخلاق سوسائٹی سے خلط الحمد کمپنی پرورد آواز شنکر سوامی نے ستیارتھ پرکاش اور رجوعہ مکا کے الفاظ بدلڈالے۔ اب دہلی مین موتھی مسجد کے متصل بخط اردو بزبان بھاشا دیانندی بکمپنی وید بحاشیہ چھپا ہے جسکا ایک منتر بھی تصرف سے خالی نہین اور بجائی کتاب کا حکم رکھتا ہے اہل انصاف کے نزدیک باہم متضاد ہونیکے سبب یہ دونو ترجمے قابل اعتبار نہین ناگری تو اسلئے کہ آریون نے قابل ترمیم یا خلاف تہذیب جانکر خود ترمیم کیا۔ اور اردو اسلئے کہ کسی کمیٹی کی رائے سے متفق اور اصل کے مطابق نہین اور کتنی بڑی آفت (نزاع) کا سامنا کرنا پڑا کہ ناگری کے قائل اردو کو اور اردو کے دیکھنیوالے ناگری کو جھٹلائینگے اور بفرض فیصلہ جب کوئی شخص ان دونو کو اردو وکلمہ کے پیش کریگا اسوقت اُسے ضرور شرمندہ ہونا پڑیگا کہ اردو اصل ناگری کے خلاف ہے ماشاءاللہ آریہ مت اسی کا نام ہے کہ ہمیشہ مرمت ہوتا رہے نہ بھلا اس ترمیم کی کچھ حد بھی ہے کیا جبتک اصل کتاب اور مقابلہ کرنیوالے سولوی پادری وغیرہ موجود ہین تو یہ راز مخفیہ رہسکتا ہے ہرگز نہین بس گورنمنٹ ہند سے ہم تو ایک بڑی کمیٹی کرکے پہلی اصل کی مرمت فرماؤن بعد زان اسکا ترجمہ عالم مین پھیلائین اور جو کتابین دیانندی شائع کرگئے تھے انہین واپس لیکر پرلوک مین پہونچا دین تاکہ ان سے کوئی شخص مقابلہ کرنے نہ پائے۔

اگر انکے زعم باطل مین دیانندی تعلیم قابل اشاعت اور واجب التعظیم ہے تو پھر دنیاوی شرم اور ملکی گرفت سے ڈرکر اُسکے لفظ کیون بدلتے ہین۔ اصل بحاشیہ کیون نہین چھاپتے تاکہ اصلی حقیقت سب پر عیان ہو اور ہمین بھی دوبارہ رائے دینے کا موقعہ ملے۔ اصل چھپانے اور حاشیہ چڑھانے سے تعلیم مذکورہ کی کمزوری اور پُر عیب ہونا ظاہر ہے اور چونکہ اصل کی موجودگی مین نقل کی ضرورت نہین اسواسطے مین نے اپنی تمام تصنیف مین بغرض اصلاح و فلاح قوم و اظہار حق دیانندیون کی ان خاص کتابون سے نقل کیا ہے جو انکے ہاتھون چھپکر شائع ہوچکی تھین تاکہ خصوم کو موقع حجت باقی نہ رہے اور ناظرین بھی انہین کی طرف رجوع فرمائین مصنوعی بھاشون کی راہ نہ جائین تاکہ مراد حاصل ہو۔ فقط۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ المرقوم ۵۔ مارچ ۱۸۹۵ء

پنتیس روپیہ انعام کا اشتہار

ہر خاص و عام پر واضح ہو کہ پنڈت مراری لال سکندر آبادی نے بمقام بلند شہر تقریری بحث مین
جو سخت نیچا دیکھا تو ایک مدت تک خاموش رہے اب نمعلوم کسکے بہکانے سے اُنہون نے تحریری بحث
پر آمادگی ظاہر کی چنانچہ حسب اسنتعاے اُنکے یہ عاجز ۳ مارچ ۱۹۰۰ء کو سکندر آباد کی سماج مین حاضر
ہوا۔ شان ایزدی اس تحریری مباحثہ مین بھی اس مرتبہ اُنکے ہوش باختہ ایسے ہوئے کہ اول
تو سوال ہی سمجھہ مین نہ آیا پھر بعد مشکل سمجھا تو یہ کہا کہ اس منتر مین جورو خصم کا ذکر نہین۔ پھر
دوسری مرتبہ خود ہی تحریر کیا کہ یہ جورو خصم کو نصیحت کرتی ہے حالانکہ یہ بھی لکھہ چکے تھے کہ یہ
نصیحت ماؤن سے بچے حاصل کرین مگر افسوس کہ اُنکے معاونین پنڈتون نے بھی اس وقت
غیرت نہ دلائی کہ ایسا الٹ پلٹ کیون کر دیا اور اپنے قلم سے کیون لکھدیا کہ تحریری بحث بھی
ختم ہے ناچار خاکسار نے بھی اپنے گھر کی راہ لی۔ امید ہے چودھری مہابیر سنگھ
چاندوکھ والے اور دیوتے والے گنگا سہاے شرما و پنڈت بھیم سین وغیرہ پنڈت جی کو
مسلمانون سے بحث بازی سے روکتے رورہم مارچ کی رات یاد دلاتے رہینگے بالفرض انہین
شرم دامنگیر نہوئی تو مین سب طرح سے پھر حاضر ہون اور بذریعہ اشتہار ہذا شرکاء بحث کو خصوصاً
اور ہر ایک وید ماننے والے کو عموماً (بشرطیکہ اپنے مذہب سے واقف اور خواندہ ہو) مطلع کرتا ہون
کہ اگر پنڈت مراری لال سے نہین ہو سکا تو وہی اکیلے اکیلے یا سب ملکر تقریراً یا تحریراً غرضیکہ
جس طرح بن پڑے منتر ہاے زیر بحث کو دیانندی ترجمہ کے رو سے جو کہ ہمنے اس مباحثہ مین
نقل کیا ہے ایشور کا کلام ثابت کر دین اور فی منتر پانچ روپیہ کل میزان ۳۵ روپیہ مجھسے
لین۔ اگر میرا باور نہو تو جس شخص کے پاس چاہین جمع کرا لین۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ۔ المرقوم ۵ مارچ ۱۹۰۰ء

تمت

Swami Press Meerut.